UNIVERSAL LIBRARY
OU-232847
UNIVERSAL LIBRARY

فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ

الحمد للہ کہ درین آوان حمید و ایام سعید نسخہ مفیدہ المسمی

برد تقلید بالکتاب المجید

بتصحیح و سعی سدید و کوششہاے مزید

بمطبع فاروقی محمد معظم طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون والصلوة والسلام علی خیر خلقه الذی حج الکفرة الفجرة بالحجج الساطعة والبراهین القاطعة من اللسان والسنان والمعجزات و الفرقان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیان اللہ کو ہین جسنے بہیجا اپنا رسول راہ کی سوجہ لیکر اور سچا دین کہ اوسکو بالا کرے
اوسکا ساری دین پر اور پڑے برا مانین مشرک اور بعد حمد اور صلوٰۃ کی اوتارے بہترین مخلوق
پر جسنے دبایا کفار بدکار کو کہلی دلیلون اور یقینی حجتون زبان اور برچہیون اور معجزون اور قران
سی اور بڑے انکار کرین منکر اور اوسکی اہلبیت اور اصحابون پر کہ اوسکی سچہی اور ہمارے اگون مین جو اپنی
دکہہ اوٹہانیکو رہا کی خوبیان مانگلے اس چہچی جبس گری بیری بہت سی بیاری ایک یہ کہ دین کی جیسے
ہر کالی گٹی نے اونکو کاٹ ہو لینی ہمین جاننا کہ ایک امام یا ایک ہی نہ سب کی باتین ماننا ضروری ہے اور اوسے
سمجہنا کہ ہلم کہلا شیطان کی قدم بقدم چلنا اور خدا کی گناہونکی دروازی مین گہسنا ہے اسلیے یہہ
تہوڑی سی سطرین مین ایک ایسی کی جسکو تہہ اور بہلائی کا ذرہ تجربہ نہین بلکہ برا سمجہ اور برا اوس مین ہے
رحمت پروردگار کی چاہنے والی بندہ کی بندہ **محمد حسین خان** بیٹا محمد داؤد خان خورجہ کے رہنیوالے
مجددی نے کہ اللہ اوسکو اور اوسکی ماں باپ کو بخشدی اور دونون دونونکا اور اوسکا بہلا کر دیوے یہہ اپین کچہ دلیلین
قران و حدیث و اقوال علماء و صلحا اور اپنی عقل سے کہلی کہلی لکہی ہین اسلیے کہ جو خبر ہے معلوم ہو تو انکا
چہوڑنی بہی نہین جاتی کیونکہ دین کی حق بات کا چہپانا منع ہے سب اچہی ہو نہین یہ دین اسان اور اللہ کا ارشاد
تو اس امر مین نرا آیا ہی فرمایا ہے بیشک کہنی والی ہے جو لوگ چہپاتے ہین جو کچہہ ہمنی اوتارا صاف حکم
اور راہ کی نشان بعد اوسکی کہ ہم اوسکو کہول چکی لوگون کی واسطی کتاب مین اونکو لعنت دیتا ہے خدا

اولعنت دینی ہین لعنت دینی والی مگر جنہون نے توبہ کی اور سنوارا اور بیان کردیا تو اون کو معاف کرتا ہون اور مین معاف کرنیوالا مہربان ہون اور فرمایا ہماری رسول سفارشی نے جسکے ایماندار کلمہ پڑہتے ہین کہ دین خیرخواہی ہی اور پہچانا دوسیری طرف سی ایک ہی سہی جیسی فرمایا لکھو سو تو اب ہوشیار رہیو الین اونہین بادشاہ بڑے جانی والی کے توفیق دینی سے بیان کرتا ہون مدنقلی دلیلون مین سے ایک یہہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے خطاب عام سب پر ہی ہو وان اور ان پر ہو نکو جو پہلی موجود تہی اور جو پیچہے ہووین سب دفتون اور دونون مین چلاو سیرحوا و تراونکو تمہارے رب سی اور نہ چلو اوسکی سوا اور رفیقون کے پیچہے تم کم دہیان کرتے ہو ملاحظہ فرمائی کہ یہہ آیۃ کتنی کہلی ہی تقلید کے بگاڑ مین اسلئے کہ تقلید اسکا نام ہی کہ کسیکی بات پر چلنا بے دلیل جانے چنانچہ مسلم الثبوت مین ہے اور اتباع یہی ہے ٹہیک دلیل سمیت تو خوب کہل گیا کہ ان دونون مین بڑا فرق ہے اب سمجہ دیات مان اور دوسری یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سو قسم ہے تیری رب کی اونکو ایمان نہوگا جبتک تجہکو منصف جانین جو جہگڑا اوٹہی آپس مین پہر نہ پاوین اپنی جیمین خفگی تیرے حکم سے اور قبول رکہین مان کر سو بیشک اللہ غالب بڑا ہی والی نے سچ ارشاد فرمایا ہی اس آیت مین جسکا حاصل یہہ ہے کہ سب ایمانداروں پر واجبات اور ضروریات مین سی ہے کہ نہ پسند کرین کسیکی بات دین کی مسئلونمین عالم ہون یا پرہیزگار ہون قاضی ہون یا حکام جب تک ایماندار منصف بناوین اون مین ہمارے پیغمبر اور پیشوا کو اوسپر اور اوسکی اولاد پر بہت پوری درودین ستہری نازل ہون پروردگار عالم کی دربار ہی اسلئی کہ نہایت کار اس تقلید کی یہہ ہی کہ پہنچ جاوے ہمارا اعتقاد ظن راجح اور گمان قوی تک اور ایسا سمجہنا اصول دین مین معتبر نہین چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اٹکل کام نہ آوی ٹہیک بات مین کچہہ اور اس بات کو بڑے بڑے عالمونے خوب تحقیق کیا ہی ہماری آقا اور اگوا عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر فتح العزیز کے

ومنها قوله تعالى ... لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما ... الله عز وجل فيه بما محصله ان كل مؤمن من الواجبات والمحتمات ان لا يرضوا بقول احد من العلماء والاتقياء والقضاة والولاة في امر من امور الدين حتى يحكموا فيها نبينا وامامنا عليه وعلى آله اكمل التحيات الزاكيات من حضرة رب العلمين لان غاية ما في الباب انه سيحصل الظن الراجح وهو غير معتبر في الاصول الدينية كما قال الله تعالى ان الظن لا يغني من الحق شيئا وكما حققه المحققون قال مولانا ومقتدانا عبد العزيز الدهلوي رحمه الله تعالى في تفسير قوله تعالى

۲

فی صفحۃ ۲۵۸ یعنی و بستن‌اند ایشان مگر گمان قوی فی کتب و اعتقاد ایشان غی رسد مگر بظن راجح که در اصول دین از اعتبار می نیست و منها انہ تعالیٰ قال اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر فلم یجعل اللہ الرد عند التنازع والتنازع الا الی کتاب اللہ و سنۃ رسولہ صلی اللہ

۵۸ صفحہ مین انہم الا یظنون کے بیانمین فرمایا ہی مطلب یہ ہی کہ نہین وہ سب مگر گمان کرتے ہین اور اعتقاد اونکا نہین پہونچتا ہی مگر اتنا کہ غالباً ٹہیک ہے کہ اوسکا دین کے اصولمین کچہہ اعتبار نہین اور تیسرے اون آیتونمین سے یہ ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین۔ پہر اگر جہگڑا پڑا کسی چیزمین تو اوسکو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے اگر یقین رکہتے ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر سو اللہ نے نہین درست رکہا جہگڑے پڑتے مین مجتہدوںمین سے کسیکے پاس مسئلہ کا لیجانا سواے اپنی اور اپنے رسول کے جو سبکی مانے ہوئے بڑے عزت والے حکم سائی کے مین اور اسیلئے اوس حکم کو اوبہایا اور ادہر کیا ہے اس قول سے اگر تم یقین رکہتے ہو اللہ پر اور پچہلی دنیا اگلی مین اور خوب ڈرتے ہین سوا اللہ اور رسول کے کسی اور پاس لیجانیکو اور اللہ فرمانبرداری اور حکم ماننے اور نیکی کی توفیق دینیوالا ہے فرمایا آنحضرت مبارک اگوے سنت رسول کے چلانیوالے **ابو محمد حسین** بغوی نے اللہ اپنی رحمت سی اوسپر چہاجاوے اور اوسکو بہیجون بہشتمین رکہے فردوہ الی اللہ والرسول کے بیانمین یعنی قران کیطرف اور رسول کیطرف جبتک زندہ رہے اور جب رحلت کرے تو اوسکی حدیث کی طرف سب مسئلے لیجایا کرو اور مسئلہ کا لیجانا قرآن اور حدیث کیطرف فرض ہے جو اونمین وہ مسئلہ ملجا اور جو نہ ملے تو تو اونمین اجتہاد کی راہ ہے اور بعضون نے کہا کہ ردالی اللہ والرسول کے یہہ معنے ہین کہ عالم کو جو کوئی مسئلہ معلوم نہو تو کہدے اللہ و رسولہ اعلم یعنے مجہے تو معلوم نہین اللہ رسول جانتے ہین کہا ہمارے آقا گو شاہ **عبد العزیز** دہلوی رح نے ۱۵۹ صفحہ مین کہ جن لوگونکی حکم پر چلنا اللہ کے حکم سے فرض ہے وہ چہہ تہوک ہین اون سب مین پہلے ساری پیغمبر ہین اور اونکی حکمونکا ماننا ہو بہو خدا کے حکم ماننا ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ناخوشی کی باتے خبر پانی اونکی بیچ مین پڑے ہوی نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کہ مخلوق کو دور پڑنے اوسکی وجہہ سے نہین ہوسکتا ہے کہ خدا کو پہچاننے کی باتون کو اسینے پر فرد کا

شروع کیا اس بات کو بیہقی نے مدخل مین نقل کیا ہی اور دارمی نے شعبی رح سے نقل کیا ہی
کہ جو مسئلے مجتہد لوگ تیری سامنے حضرت سے بیان کرین تو تو اوسپر چلیو اور جو اپنی سمجھ اور
اجتہاد سے بتائین تو بدر رو مین ڈالدیجیو اور فرمایا کہ قیاسی مسئلہ تو مردے کی طرح ہی کہ جب
فاقے پر فاقے ہون تب تو اوسکو کھا لیگا اور شریح رح نے فرمایا کہ حضرت کی حدیث تمہارے
قیاس سے پہلے ہی تو اوسی پر چلیو اور نئی باتین نہ گھڑیو اسلئے کہ جبتک تو حدیث پر چلیگا
کبھی نہ بہکیگا یہ خلاصہ مین ہی اور یہ سب باتین تقلید کو حرام بتاتی ہین اور قرآن حدیث پر
چلنا سکھاتی ہین چنانچہ یہ امر کسی کم سمجھ کو دن پر نہ چھپیگا چہ جای ذہین دیندار کی اور
اونہین مین سے ہی جو فرمایا خدا کے پہچاننے والے اللہ والے عالم امام شعرانی رح نے کشف الغمہ
عن الامہ مین کہ سب مذہب حق حق ہین بلکہ حضرت کی شریعت ہین اور جو کوئی
شریعت سمجھنے کو اس وردانیسے نہین گھسا اوسکو شریعت کی سمجھ کم ہی اور اوسکی ہاتھ سے
بڑی بڑی خوبیان جاتی رہین اسلئے کہ جو حدیث اوسکی امام نے نہین لی وہ اوسکا عمل
چھوڑدیگا اور اوسکی ثواب سے بے نصیب رہیگا اور بے شبہہ ایک مذہب کوئی ہو شریعت کی
تمام حدیثونکو گھیرے نہین اور اونہین مین سے ہی جو بڑے کھرے اچھے عالم ابو شکور
سالمی رح نے اپنی کتاب مین جسکا نام تمہید فی علم العقاید والتوحید ہی فرمایا ہی دو مذہبون
مختلف کی احکام او رمسائل پر چلنا جیسا اختلاف مسائل مجتہدون مین ہی جیسے امام اعظم
اور ابو یوسف اور محمد اور زفر اور شافعی اور مالک اور ان کے سوا اور تابعین
لوگ اللہ اون سب پر رحم کرے حلال ہی یا حرام ہی بعضے علما نے کہا کہ کئی مجتہدونکے
مسئلے لینا حرام ہی اور یہ قول معتزلہ اور روافض کا ہی اور اہل سنت و جماعت نے فرمایا
کہ جو مجتہد دینکی بات بتادے اور کسی مسئلہ مین پہلے مجتہد کے خلاف بتادے اور اجتہاد کرے
جب پہلے کی چوک یقیناً کھلجاے تو اوسپر چوک کی وجہ سے چلنا حرام ہی اور جب اوسکی
چوک نہ کھلی تو اوسپر چلنا درست ہی اتنی بات ہی کہ احتیاط پر چلنا بہت لائق اور مناسب ہے

كما رواه البيهقي في المدخل والدارمي عن الشعبي قال ما حدثك هؤلاء عن النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم فخذ به وما قالوا برأيهم فالقه في الحش وقال الرأي بمنزلة الميتة إذا اضطر إليها أكلتها وقال شريح إن السنة قد سبقت قياسكم فاتبعوا ولا تبتدعوا فإنكم لن تضلوا ما أخذتم بالأثر كذا في الغرر

وهذه العبارات كلها تمنع عن التقليد و تهدي إلى التحقيق كما هو لا يخفى على الذكي اللبيب فضلا عن المتفطن الرشيد

ومنها ما قال العارف الرباني والعالم الصمداني الإمام الشعراني في كشف الغمة عن الأمة جميع المذاهب هي عين الشريعة ومن لم يدخل تلك الأبواب نقص علمه بالشريعة وفاته خير كثير لأن كل مذهب من هذه المذاهب لم يأخذ إمامه بكل حديث ثبت وفاته العمل به والمذهب الواحد بلا شك لا يحتوي على كل أحاديث الشريعة

ومنها ما قال الفاضل الجليل الوحيد أبو شكور السالمي في كتابه المسمى بالتمهيد في علم العقائد والتوحيد نصب المذهبين المختلفين في الأحكام والشرائع بالفتوى مثل اختلاف الفقهاء في المسائل كأبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد وزفر والشافعي ومالك رحمهم الله تعالى وغيرهم من التابعين هل يجوز أم لا قال بعضهم إنه لا يجوز اتباعهم وهو قول المعتزلة والروافض وقال أهل السنة والجماعة كل من أفتى في الدين واجتهد وفسق خطأ ومن أفتى واجتهد ثم إن كان ظهر خطاؤه بيقين فإنه لا يجوز الاتباع له عن ذلك وإن لم يظهر خطاؤه بيقين فإنه يجوز الاتباع إلا أن الأخذ بالاحتياط أحرى وأحق

اللہ کو چھوڑ کر اور مسیح بیٹا مریم کا اور یہ آیت رد تقلید مین جسکی ہم گفتگو کرتے ہین سورج سی
بہی زیادہ کہلی ہے اسلئے جتانیکی حاجت نہین اور پانچوین آیة شریفہ جو فرمایا بڑے
جاننے والے زندہ نے جنہون نے راہین نکالین اپنے دین مین اور ہو گئے کئی فرقے
تجہکو اونسے کچہہ کام نہین اور یہہ آیۃ بہت کہلی ہے اس مین کہ تفریق نکمی ہے ہمارے
پیغمبر بانی ہوئے کی شریعت مین درود ہو جیو اللہ کی اوسپر اور اوسکی آل پہ اسواسطے
کہ تقلید تفریق نہین تو اور کیا ہے چنانچہ پہیلے بڑی اور مشہور ہے اور چہٹی
اون آیتون مین سے یہہ جو فرمایا تمہاری جان و مال کے مالک نے حکم پر چلو اللہ کے
اور حکم پر چلو رسول کے اور ضایع مت کرو اپنے کئے اور ساتوین اونہین مین سے
یہہ ہے جو فرمایا سب پالنے والون کی پالنے والی نے اون لوگونکی واہ واہ مین جو
تقلید اور تعیین نہین کرتے سو تو خوشی سنا میرے بندونکو جو سنتے مین بات پہر چلتے
مین اوسکی نیک پر وہی مین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی مین عقل والے سو اللہ تعالے
نے سیچ مچ خوشخبری فرمائی ہے اون مومنین کو جو کتاب اللہ اور سنت کے موافق
چلتے مین اور اونہین کو سمجھدار فرمایا تو اب تعیین کے واجب جاننے سی توبہ کیجیے جیسے
توبہ کا حق ہے اور اللہ کیطرف پہر جانا ہے اور اوسیکے پاس سب کا ٹہکانا ہے اور
انکے سوا اور بہت آیتین مین صاف صاف اللہ و رسول کے حکم پر چلنے کے راہ بتانے
والیان درود خدا کی اوسپر اور اوسکی آل پر اور سلام اور دیکہا دیکہی ریا اسی کی
پیچہے چلنا اوسکی ضد ہے چنانچہ یہہ امر اوسپر کہ جسکو ذرہ بہی علمون سے لگاؤ ہے بہت
کہلا ہے جیسا کہ اون علما کی جو معقول و منقول سمیٹے بیٹھے ہین اب یاد کیجی کہ مین
تقلید و اتباع مین ذرہ پہیلی فرق جتا چکا ہون وہ دو آیتین یہہ ہین فرمایا اللہ تعالے
نے مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پہوٹ نہ ڈالو اور جو دے تمکو رسول سو
لے لو اور جس چیز سے منع کرے سو چہوڑ دو اور نہ بہتہ تمکو رسول اللہ کی چال چلنی اچہی ہے

قوله اطیعوا الله و اطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم
وضعها قوله رب الارباب
فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئک الذین
هداهم الله واولئک هم اولوا الالباب فان الله تعالی
قد بشرهم ببشری الهدایة و کونهم من اولی الالباب
من ایجاب التعیین حق متاب فتوبوا والی الله المرجع والیه المآب وغیرها من الآیات
البینة الدالة علی طاعة الله و علی آله و رسوله صلی الله علیه وسلم والتقلیل منا فیها
کما هو اظهر علی من له ادنی مسکة من العلوم وفضل عن
العلماء الجامعین للمعقول و المنقول فتذکر فانا قد نبهناک
قبیل مثل قوله تعالی واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا
وما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا ولقد کان
لکم فی رسول الله اسوة حسنة

کما هو شائع ذائع وضعها
التعیین لا التفریق
وعلی آله وسلم اذ لیس
الرسول المطاع صلی الله علیه
باطل فی شرع بعد
وهو اوضح فی ان التفریق
لست منهم فی شیء
دینهم وکانوا شیعا
الخ ان الذین فرقوا
وضعها قول العلام
فلا حاجة الی التنبیه
نحن فیه اظهر من الشمس
ابن مریم وهذا فیما
من دون الله والمسیح

ولا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و ... ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله اولئك الذین امتحن الله قلوبهم للتقوی لهم مغفرة واجر عظیم افلا یتدبرون القران ام علی قلوب اقفالها و الذین یمسکون بالکتب واقاموا الصلوة انا لا نضیع اجر المصلحین فاخبر الله عزوجل للمتمسکین بالکتاب بانهم هم المصلحون فالظهر ان المقلدین هم المفسدون لما اوصل التقلید والتعیین ... وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا ان الذین ارتدوا علی ادبارهم من بعد ما تبین لهم الهدی الشیطن سول لهم واملی لهم وان الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله وشاقوا الرسول من بعد ما تبین لهم الهدی لن یضروا الله شیئا وسیحبط اعمالهم

اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کی آواز سی اوپر اور جو لوگ دبی آواز بولتی ہین رسول اللہ کے
پاس وہی ہین جنکی دل جانچی ہین اللہ نے ادب کیواسطے اونکو معافی ہے اور بڑا نیگ
اور کیا دہیان نہین کرتے قران مین یا دلونپر لگ رہی ہین اون کے قفل اور جو لوگ
پکڑ رہے ہین کتاب اور قائم رکہتے ہین نماز ہم ضائع نکرین گے ثواب نیکی والون کی سو
خبر دی اللہ تعالی نے بڑائی والی نے کہ قران پر چلنے والے مصلحین ہین تو خوب کہل گیا
کہ مقلد جکڑے ہوئے تقلید اور تعیین کی بیڑیون مین مفسدین ہین اور کام نہین کسی
ایماندار مرد کا نہ عورت کا جسوقت ٹہرا دے اللہ اور اوسکا رسول کچہہ کام کہ اونکو رہے
اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اوس کے رسول کے سو راہ بہولا
صریح چوک کر اور جو لوگ اولٹے پہر گئے اپنی پیٹہہ پر پیچہے اس سے کہ کہل چکے اونپر راہ
شیطان نے بات بنائی اون کے دلمین اور دیر کے وعدے دیئے اور جو لوگ منکر
ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے اور خلاف ہوئے رسول کے پیچہے اس سے کہ کہل چکے
اونپر راہ اللہ کا کچہہ نہ بگاڑین گے اور اون کے کئے وہ اکارت کر دے گا اور بتائی
اللہ نے ایک کہاوت ایک مرد کی کہ اوسمین کئی ساجہی ہین جدے اور ایک مرد
ہے پورا ایک شخص کا نہ کوئی برابر ہوتی ہے اونکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی
پر وہ بہت لوگ سمجہہ نہین رکہتے ہین اور اس کتاب مین کچہہ شک نہین راہ بتاتی ہی
ڈر والون کو جو یقین کرتے ہین بن دیکہا اور درست کرتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچہہ
خرچ کرتے ہین اونہون نے پائی ہے راہ اپنے رب کے اور وہی مراد کو پہنچے سو تو پکڑ رہ
رہ اوسی پر جو تجہکو حکم آیا تو ہی بیشک سیدہی راہ پر اور یہہ مذکور ہے تیرا اور تیری
قوم کا اور آگے تم سے پوچہہ ہو گی اور پوچہہ دیکہہ جو رسول بہیجے تہی ہم نے
تجہہ سے پہلے کبہی ہمنے رکہے ہین رحمن کے سوا اور حاکم کہ پوجے جاوین اور ہمنے
اوتارین ہین صاف آیتین تیری طرف اور اونکا انکار تو ہی کرینگے

ضرب الله مثلا رجلا فیه شرکاء متشاکسون ورجلا سلما لرجل هل یستویان مثلا الحمد لله بل اکثرهم لا یعلمون ذلك الکتب لا ریب فیه هدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوة ومما رزقنهم ینفقون اولئك علی هدی من ربهم واولئك هم المفلحون فاستمسك بالذی اوحی الیك انك علی صراط مستقیم وانه لذکر لك ولقومك وسوف تسئلون وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن الهة یعبدون ولقد انزلنا الیك ایت بینت وما یکفر بها الا الفسقون

قال الله تعالى من كان يريد حرث الآخرة نزد له في حرثه ومن كان يريد حرث الدنيا نؤته منها وما له في الآخرة من نصيب فذروا ... ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر يا ايها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم

اور جو کوئی چلے مسلمانون کی راہ سے سوای ہم اوسکو حوالہ کرین وہی طرف جو اوسنی پکڑلے
اور ڈالین اوسکو دوزخ مین اور بہت بری جگہ پہنچا اور ہم نے سہج کر دیا قرآن سمجھنی کو پہر ہے
کوئی سوچنیوالا اے ایمان والو مانو حکم اللہ کا اور رسول کا جسوقت بلاوے تمکو ایک کام پر جو تمہاری
زندگی ہے اور ایکی سوا اور آیتین ہین سمجھدار کو یہی بس ہے اور مورکھ کو اتنا آیتیکو بہی کافی
دنیا چاہی قرآن حدیث یا کسی ولی عالم کا قول یا عقلی بات کچھہ مفید نہین فرمایا اللہ بڑائی والے
جو شخص چاہتا ہو کہیتی آخرت کی بڑہاوین ہم اوسکی کہیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کہیتی اوسکو
دین ہم کچھہ اوسمین سے اور اوسکو نہین آخرت مین کچھہ حصہ اب سوچیے اور انصاف کیجیے یہہ باتین
اللہ کی ہم سناتے ہین تجھکو ٹھیک پہر کون سی باتکو اللہ اور اوسکی باتین چھوڑ کر مانینگے
خرابی ہو جہوٹی گنہگار کی کہ سنی اللہ کی باتین اور باہر پہر بڑہیے جاوین پہر ضد کرے غرور سے
جیسے اوسنی سنی نہین سو خوشی سنا دے تو اوسکو دکھہ کے مار کی اور اوس سے زیادہ
بے انصاف کون جو سمجہایا جاوے اللہ کی باتون سے پہر جاتا اوسنی مونہہ موڑ کر مقرر
ہم گنہگارون سے بدلا لینی والے ہین اور اونہین نقلی دلیلون مین سے ہے جو فرمایا ہمارے
پیغمبر سفارشی ان پر بہتا بہیجو اللہ نے اونپر اور اونکی اولاد پر درود وسلام تم مین کوئی
ایمان والا نہوگا جبتک اوسکو جی کی چاہت میرے لائے کی تابعدار ہو نجاوے اور کوئی
تم مین ایمان والا نہوگا جبتک مین اوسکو باپ او بیچی اور سب لوگون سے زیادہ پیارا
ہو جاوون یا جیسی ارشاد فرمایا ہو اور ان دو حدیثون کی سوا اور بہت بزرگ حدیثین ہین
جیسے جو کوئی سنا میری حدیث کو امتکے بگاڑ کیوقت تو اوسکو سو شہیدون کا ثواب ہے اور جیسے
صنعانی رحمہ نے فرمایا ہی جنہون نے مشارق الانوار مین صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی صحیح صحیح حدیثین جمع
کین ہین او بخشیوالے مہربان کے دربار سے رحمت نازل ہو کہ مین انکو اکی رات گیارہوین
تاریخ مہینے ربیع الاول جمعہ کو بائیسوین سن مین سونے لگا اور مین نے عرض کیا کہ ای اللہ مجہے آجکی رات
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب کر کیونکہ تجہی معلوم ہے کہ میرا جی آپکی زیارت کو کیسا لوٹتا ہی

آیت اللہ تتلی علیہ ... حدیث بعد اللہ وآیاته یؤمنون ویل لکل افاک اثیم یسمع آیات الله تتلى عليه ثم يصر مستكبرا كأن لم يسمعها فبشره بعذاب أليم ومن اظلم ممن ذكر بآيات ربه ثم اعرض عنها انا من المجرمين منتقمون قال صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به وقال لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين

وغيرها من الاحاديث ... من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد ... قال الصغاني في مشارق الانوار ... من الاحاديث الصحاح ... ليلة الجمعة الحادية عشر من ربيع الاول سنة اثنين وعشرين وستمائة ... الليلة زيارة ... صلى الله عليه وعلى آله وسلم فانك تعلم اشتياقي في المنام ... اليه

فرايت بعد هجعة من الليل كأني والنبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم في مشربة ونفر من أصحابي أسفل منه عند دجلة ... فقلت يا رسول الله ما تقول في حيتان ميتة من ماء ... أحلال هو فقال وهو يتبسم إلي نعم فقلت وأنا أسفل ... من أسفل الدرجة فقلت لأصحابي فإنهم أيضاً ...

تومینی اوسی رات آنکہہ جہپکتی ہی دیکہا کہ گویا مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بالاخانہ مین ہین ایسی حالتین کہ میری کتنی ہی ساتہی ہمسے نیچی بالاخانہ کی سیڑہیون پاس ہین تومینی عرض کیا کہ ای حضرت آپ جب مری مچہلی کو دریائی کنارہ پہینک دی ہی کیا فرماتی ہین کیا وہ حلال ہی تو حضرت نی میری طرف مسکرا کر فرمایا کہ ہان حلال ہی تو مینی اون لوگون کیطرف جو سیڑہیون کی نیچی تہی مین چلا کر کہا کہ حضرت آپ میری ساتہیون سی بہی تو فرما دیجیی کیونکہ وہ میری تو مانینگی تو حضرت نی فرمایا کہ تونی مجہی بُرا کہا اور اونہون نی مجہی بٹا لگایا تب مینی عرض کیا کہ حضرت یہ کہئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ایسی بات فرمائی کہ اب مجہی اوسکی بول یاد نہین ہین اور اوسکی معنی تو یہی ہین کہ تونی میری حدیث ایسی سی کہی کہ اوسنی اوسکو نمانا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اونکی طرف منہ مبارک کرکی کچہہ بُرا کہا اور نصیحت فرمانی لگی تب مینی اوس رات کی صبحکو یہی جی مین ٹہان لیا کہ مین خدا کی پناہ چاہتا ہون کہ اس رات کی پیچہی کیسکی سامنے حضرت کی حدیث بیان کرون سوا اون لوگون کی جو اپنی جہگڑون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پنچ ٹہراتی ہین پہر اپنی جیونمین آپکی حکم تی سی کچہہ تنگی اور خفگی نہین لاتی اور مان لیتی ہین جیسی خوب ماننا چاہیئی اور اونہین دلیلونمین سی ہی قرطاس کی حدیث جو حضرت کی حضور مین ایسی اجماع کی خبر دیتی ہی کہ کسینی اوسکا انکار نہین کیا جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ کاغد لاؤ کچہہ مین تمہین لکہدون جو پہر کبہی نہ بہکو تو حضرت عمرؓ نی جو حق اور باطل کو الگ کرتی تہی حضرت سی عرض کیا کہ حضرت ہمین قرآن بس ہی اور سچ ہوا یہ معاملہ بہت سی صحابہ کی سامنی اور اونکی سبہی راضی ہوا اور اونہین مین سی جو حدیث امام مسلم نی ارقم کی بیٹی زید کی روایت سی نکالی ہی بعد حمد وصلوٰۃ کی خوب سن رکہو ای لوگو کہ آدمی ہی ہون جہٹ پہٹ اللہ کا بہیجا فرشتہ میری جان نکالنی کو آوے گا پہر مین خدا کا حکم مان لونگا اور مین تم مین دو عمدہ چیزین چہوڑے جاتا ہون پہلی

وقصة حديث القرطاس تسليماً النبي على التقرير والاجماع ... رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم ايتوني بكتاب اكتب لكم كتاباً لا تضلوا بعده ابداً فقال عمر الفاروق رضي الله عنه حسبنا كتاب الله وقد وقع هذا بمحضر اكثر الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين ... واخرجه مسلم عن زيد بن ارقم ... الا ايها الناس فانما انا بشر ... رسول ربي فاجيب وانا تارك فيكم الثقلين اولهما

ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر یا ایها الذین امنوا استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم وغیرها ... قال الله تعالی من کان یرید حرث الآخرة نزد له فی حرثه ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته منها وما له فی الآخرة من نصیب ... تلک آیات الله نتلوها علیک بالحق فبای حدیث بعد الله وآیاته یؤمنون ویل لکل افاک اثیم یسمع آیات الله تتلی علیه ثم یصر مستکبرا کان لم یسمعها فبشره بعذاب الیم ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربه ثم اعرض عنها انا من المجرمین منتقمون

اور جو کوئی چلے سلمانون کی راہ سے سوای ہم اوسکو حوالہ کرین وہی طرف جو اوسنے پکڑ لے
اور ڈالین اوسکو دوزخ مین اور بہت بُری جگہ پہنچا اور ہم نے سہج کر دیا قرآن سمجھنے کو پہر ہے
کوئی سوچنیوالا اے ایمان والو مانو حکم اللہ کا اور رسول کا جس وقت بلاوے تمکو ایک کام پر جو تمہاری
زندگی ہے اور انکی سوا اور آیتین ہین سمجھدار کو یہی بس ہے اور بوڑھے گوار اتنا ہی سکو جسنی
دنیا چاہی قرآن حدیث یا کسی ولی عالم کا قول یا عقلی بات کچھ مفید نہین فرمایا اللہ بڑائی والے نے
جو شخص چاہتا ہو کہیتی آخرت کی بڑہا دین ہم اوسکی کہیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کہیتی اوسکو
دین ہم کچھ اوسمین سے اور اوسکو آخرت مین کچھ حصہ اب سوچئے اور انصاف کیجئے یہ باتین
اللہ کی ہم سناتے ہین تجہکو ٹہیک پہر کون سی باتکو اللہ اور اوسکی باتین چہوڑ کر مانینگے
خرابی ہو جہل کی گنہگار کی کہ سنے اللہ کی باتین اوس پاس پڑہی جاوین پہر ضد کرے غرور سے
جیسے اوسنے سنی نہین سو خوشی سُنادے تو اوسکو دکھ کے مار کی اور اوس سے زیادہ
بے انصاف کون جو سمجہایا جاوے اللہ کی باتون سے پہر وہ اونسے مونہہ موڑے مقرر
ہم گنہگارون سے بدلا لینیوالے ہین اور نہین نقلی دلیلون مین سے ہے جو فرمایا ہمارے
پیغمبر سفارشی ان پڑہ جتانیوالے نے اوپر اونکے اور اونکی اولاد پر درود وسلام تم مین سے کوئی
ایمان والا نہوگا جبتک اوسکی جی کی چاہت میرے لائے کی تابعدار ہوجاوے اور کوئی
تم مین ایمان والا نہوگا جبتک مین اوسکو باپ اور بچے اور سب لوگون سے زیادہ پیارا
ہوجاؤن یا جیسی ارشاد فرمایا ہو اور ان دو حدیثون کی سوا اور بہت بزرگ حدیثین ہین
جیسے جگڑے سا میری حدیث کو امتکے بگاڑ کیوقت تو اوسکو سو شہید کا ثواب ہے اور جیسے
صغانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی جنہون نے مشارق الانوار مین صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی صحیح صحیح حدیثین جمع
کین مین یا وبر بخشنیوالے مہربان کے دربار سے رحمت نازل ہو کہ مین انوار کی رات گیارہوین
تاریخ مہینے ربیع الاول چہہ سو بائیسوین سن مین سونے لگا اور مینے عرض کیا کہ اے اللہ مجہے آجکی رات
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب کر کیونکہ تجہی معلوم ہے کہ میرا جی آپکی زیارت کو کیسا لوٹتا ہے

ومنها ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون هواه تبعا لما جئت به لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین

ومنها ما قال ... من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید ... قال الصغانی ... صاحب مشارق الانوار ... لیلة الاحد الحادی عشر من شهر ربیع الاول سنة اثنین وعشرین وستمائة ... اللهم ارنی اللیلة نبیک صلی الله علیه وعلی آله وسلم فانک تعلم اشتیاقی الیه

تو میني اوسي رات آنکهه جهپکتي هي دیکهاکه گویامین اور حضرت صلی الله علیه وآله وسلم ایک
بالاخانه مین هین ایسي حالتمین که میري کتني هي ساتهي همسے نیچي بالاخانه کی سیڑهیون پاس
هین تو مینی عرض کیاکه اي حضرت آپ جس مري مچهلي کو دریائی کناره پهینک دي هي کیا
فرماتي هین کیاوه حلال هي تب حضرت نی میري طرف مسکراکر فرمایاکه هان حلال هي تو
میني اون لوگون کیطرف جو سیڑهیون کي نیچي تهي سین چلاکر کهاکه حضرت آپ میري
ساتهیون سي تو فرما دیجیي کیونکه وه میري تو نامین گي تو حضرت نی فرمایاکه تونی بهي
براکهااور اونهون نی مجهي بٹا لگایا تب مینی عرض کیاکه حضرت یه کهي تو حضرت صلی الله
علیه وآله وسلم نی ایسي بات فرمائی که اب مجهي اوسکی بول یاد نهین هین اوراوسکی معني تو
یهي هین که تونی تیرے حدیث ایسي سي کهي که اوسني اوسکو نمانا پهر حضرت صلی الله علیه وآله
وسلم نی اونکي طرف منه مبارک کرکي کچهه براکهااور نصیحت فرمانی لگی تب میني اوس رات کی
صبحکو یهي جی مین ٹهان لیاکه مین خداکي پناه چاهتاهون که اس رات کي پیچهي کیسکي سامنے
حضرت کی حدیث بیان کرون سوااون لوگون کی جواپني جهگڑون مین حضرت صلی الله علیه
وآله وسلم کو پنچ ٹهراتی هین پهراپني جیومین آپکي حکم سي کچهه تنگي اورخفگي نهین لاتي اور
مان لیتي هین جیسي خوب ماناچاهیي اوراونهین ویلوگنین سي هي قرطاس کی حدیث جو
حضرت کی حضورمین ایسي اجماع کی خبردیتي هی که کسني اوسکا انکارنهین کیاجب رسول مقبول
صلی الله علیه وآله وسلم نی فرمایاکه کاغدلاو کچهه مین تمهین لکهدون جو پهرکبهي نه بهکو تو
حضرت عمرؓ نی جوحق اورباطل کو الگ کرتي تهي حضرت سي عرض کیاکه حضرت همین قرآن
بس هي اور سچ هوایه معامله بهت سي صحابه کی سامنے اوراونکي سب سي رضي هوا اوراونهین مین سي
جوحدیث امام مسلم نی ارقم کي بیٹي زید کی روایت سي نکالی هي بعد حمدوصلوة کی خوب سن رکهو اي لوگو که
آدمي هي هون جهٹ پٹ الله کا بهیجا فرشته میري جان نکالنی کو آویگا پهر مین خداکا
حکم مان لونگا اور مین تم مین دو عمده چیزین چهوڑے جاتا هون پهلی

اوهما کتاب الله فیه النور والهدی فخذوا بکتاب الله واستمسکوا به واهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی وفی روایة فی اهل بیتی اذکرکم الله کتاب الله فیه النور والهدی من استمسک به واخذ به کان علی الهدی ومن اخطاه ضل وفی روایة هو حبل الله من اتبعه کان علی الهدی ومن ترکه کان علی ضلالة والظاهر ان مقتضی الایمان بالله تعالی ورسوله

پہلی اون مین اللہ کا قرآن ہی اوسمین نور ہی نور ہی اور ٹہیک رستی پر پہونچاتا ہی تو تم
سب اوسی پر چلیو اور اوسکو مضبوط پکڑے رہیو اور دوسری اوسمین میری گہر والی ہین
اہلبیت کی معاملہ مین تمکو مین خدا کو یاد دلاتا ہون یہ حضرتؐ نی تعظیماً اور تاکیداً تین بار
فرمایا اور ایک روایت مین ہی اللہ کی قرآن مین نور اور راہ بتاتا ہی جو اوسکو تہامی رہیگا سدا
وہی ٹہیک رستی پر رہیگا اور جو کوئی چوکا بہکگا اور ایک روایت مین ہی وہ اللہ کی رستی
ہی جو اوسکی ساتھ لگا رہیگا وہ سدا ٹہیک رستی پر لگا رہیگا اور جو چھوڑ دیگا سدا بہکا رہیگا
او کہلی بات ہی کہ اللہ رسول پر ایمان اور دونون کی محبت اور قرآن اور اجماع ائمہ مجتہدین
کا اطاعت کو چاہتی ہین ایک شخص سچی چلنی کو نہین بتاتی ہین اور اللہ توفیق دینوالا مددگار
ہی اور سوا انکی اور احادیث بہت ہین اور اونہین نقلی دلیلون سی بڑے بڑے مجتہدون
کی قول مین اللہ اون سب سی راضی ہوا اور بڑی بڑی علما کی قول مین جو سب
ایماندار اونکو مانتی ہین اور بڑی صوفیون کی قول مین اللہ اون سب کو اعلی علیین مین
رکہی اور بہشت روزی کری رسول اللہ عزت دار اور بڑائی والی کی صدقہ سی اونپر اور
انکی آل پر درود و سلام ہو جو قیامت قائم ہونے تک ہماری بڑی امام نی اللہ اونپر یعنی
چوڑی رحمت کری فرمایا کہ کسیکو نہین چاہئی کہ ہماری مسئلو نپر چلی جبتک یہ نہ جانی کہ
ہمنی کہان سی نکالی ہین سو جبتک یہ دونون قول امام صاحب کی بہت کہلی ہین کہ کسیکی
کہی پر چلنا درست نہین ہی مگر تحقیق کرتا رہی اور دلیل ڈھونڈہتا رہی اور یہان تقلید
بودی دکہیا گئی کمزور سے ہو جاتی ہی اور سوا ان کی امام شافعی اور امام مالک اور
امام احمد کی بہت سی قول مین اللہ اون سب پر یعنی چوڑی رحمت کری ہماری امام حضرت
امام شافعیؒ نی فرمایا کہ جب مین کوئی مسئلہ بتاؤن یا کوئی قاعدہ ٹہراؤن کہ اوسمین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی میری مسئلہ یا قاعدہ کی خلاف منقول ہو تو مسئلہ وہی ہی جو
حضرت نی فرمایا اور میرا قول اوسی کو جانو اور امام صاحب نی اس بات کو دہرانا تہرانا

مع قال القول ما قال صلی الله علیه وسلم وهو قولی دجعل الشافعی براد ده

شروع کیا اس بات کو بیہقی نی مدخل مین نقل کیاہی اور دارمی نی شعبی رح سی نقل کیاہی
کہ جو مسئلے مجتہد لوگ تیری سامنی حضرت سی بیان کرین تو تو اوسپر چلیو اور جو اپنی سمجھہ اور
اجتہاد سی بتائین تو بدرو مین ڈالدیجیو اور فرمایا کہ قیاسی مسئلہ تو مردی کی طرح ہی کہ جب
فاقی پر فاقی ہون تب تو اوسکو کہاویگا اور شریح رح نی فرمایا کہ حضرت کی حدیث تمہاری
قیاس سی پہلی ہی تو اوسی پر چلیو اور نئی باتین نہ گہڑیو اسلیے کہ جب تک تو حدیث پر چلیگا
کبھی نہ بہکیگا یہ خلاصہ مین ہی اور یہ سب باتین تقلید کو حرام بتاتی ہین اور قرآن حدیث پر
چلنا سکہاتی ہین چنانچہ یہہ امر کسی کم سمجھہ کو دن پر نہ چہپیگا چہ جای ذہین دیندار کی اور
اونہین مین سی ہی جو فرمایا خدا کی پہچاننی والی اللہ والی عالم امام شعرانی رح نی کشف الغمہ
عن الامہ مین کہ سب مذہب حق حق ہین بلکہ حضرت کی شریعت ہین اور جو کوئی
شریعت سمجھنی کو اس ورد انسی نہین گہسا اوسکو شریعت کی سمجھہ کم ہی اور اوسکی ہاتہہ سی
بڑی بڑی خوبیان جاتی رہین اسلیے کہ جو حدیث اوسکی امام نی نہین لی وہ اوسکا عمل
چہوڑدیگا اور اوسکی ثواب سی بی نصیب رہیگا اور بی شبہہ ایک مذہب کوئی ہو شریعت کی
تمام حدیثونکو گہیری نہین اور اونہین مین سی ہی جو بڑی کہری انکی عالم **ابو شکور**
سالمی رح نی اپنی کتاب مین جسکا نام تمہید فی علم العقاید والتوحید ہی فرمایا ہی دو مذہبون
مختلف کی احکام اور مسائل پر چلنا جیسا اختلاف مسائل مجتہدون مین ہی جیسی **امام اعظم**
اور **ابو یوسف** اور **محمد** اور **زفر** اور **شافعی** اور **مالک** اور ان کے سوا اور تابعین
لوگ اللہ ان سب پر رحم کری حلال ہی یا حرام ہی بعضی علما نی کہا کہ کئی مجتہدونکی
مسئلی لینا حرام ہی اور یہ قول معتزلہ اور روافض کا ہی اور اہل سنت وجماعت نی فرمایا
کہ جو مجتہد دینکی بات بتادی اور کسی مسئلہ مین پہلی مجتہد کے خلاف بتادی اور اجتہاد کری
جب پہلی کے چوک یقیناً کہلجای تو اوسپر چوک کی وجہ سی چلنا حرام ہی اور جب اوسکی
چوک نہ کہلی تو اوسپر چلنا درست ہی اتنی بات ہی کہ احتیاط پر چلنا بہت لائق اور مناسب ہے

رواه البيهقي في المدخل وروى الدارمي عن الشعبي قال ما حدثك هؤلاء عن النبي صلى الله عليه وسلم فخذ به وما قالوا برأيهم فألقه في الحش وقال الرأي بمنزلة الميتة إذا اضطررت إليها أكلتها وقال شريح إن السنة قد سبقت قياسكم فاتبعوا ولا تبتدعوا فإنكم لن تضلوا ما أخذتم بالأثر كذا في الخلاصة وهذه العبارات كلها تمنع عن التقليد و تهدي إلى التحقيق كما هو لا يخفى على الغبي البليد فضلا عن الفطن الرشيد ومنها ما قال العارف الرباني والعالم السبحاني الإمام الشعراني في كشف الغمة عن الأمة جميع المذاهب التي بأيدينا الشريعة ومن لم يدخل هذا الباب نقص علمه بالشريعة وفاته خير كثير لأن كل حديث لم يأخذ إمامه يترك العمل به والمذهب الواحد لا يشارك لا يحوي على كل أحاديث الشريعة ومنها ما قال الفاضل المجيد الوحيد أبو شكور السالمي في كتابه المسمى بالتمهيد في علم العقائد والتوحيد نصب المذهبين المختلفين في الأحكام والشرائع بالعقل مثل اختلاف الفقهاء في المسائل كأبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد وزفر والشافعي ومالك رحمهم الله تعالى وغيرهم من التابعين هل يجوز أم لا قال بعضهم إنه لا يجوز اتباعهم وهو قول المعتزلة والروافض وقال أهل السنة والجماعة كل من أفتى في الدين واجتهد وغيره خلافه من أفتى واجتهد ثم إن كان ظهر خطأه بيقين فإنه لا يجوز لمن يتبعه على ذلك وإن لم يظهر خطاءه بيقين فإنه يجوز لمن يتبع إلا أن الأحسن الأحوط الأحرى والأحق

ومطالبة التحجر والحجر
وانما قلنا ذلك لما روي
عن النبي صلى الله عليه و
على آله وسلم اصحابي
كالنجوم بايهم اقتديتم
اهتديتم ومعلوم ان
الصحابة رضي الله عنهم
خالفوا بعضهم بعضا
وانما كان كذلك لان
كل واحد منهم صاحب
النبي صلى الله عليه وعلى
آله وسلم ويتعلم منه
الله بمورد الاحكام ويعلم
رسول الله صلى الله
عليه وعلى آله واصحابه
وسلم كان اقتداؤهم برسول

اور طرح کی بن کی ٹٹول مین رہنا فرض اور واجب ہی اور یہ بہی اسیلئی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سی منقول ہی کہ میری صحاب ستارون کیطرح مین جس سی مسئلہ پوچہو گی راہ پاوگی اسمین تعیین نہین اور یہ جانتی ہو کہ صحابہ نی اسمین ایک دوسریکا خلاف کیا ہی اور اختلاف اسی سبب سی تہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس ہر ایک رہا اور آپ سی دینکی حکم اور مسئلی سیکہی اور حضرت کی انتقال کے بعد اونکو حضرتکی چال ڈہال جو نی تہی اسمین سنکر یا کسی معتبر سی سنکر جو اوسنی حضرت سی سنا تہا درود اللہ کی اونپر اور اونکی آل پر اور سلام تو اجتہاد اور قیاس کے مقدمی مین ایک ایک مجتہد اور اجتہاد کی لائق تہا تو اونکا برتنا اوروں کی پیچہی چلنی سی اچہا ہی اور اسی سی صحابہ مین خلاف ہوا خدا اون سب سی راضی ہو اور یہ بطرحکا اختلاف مسائل مجتہدونکا پہر اجتہاد کیلئی تعیین واجب نہین کرتا کہ ایمانداران ایک صحابی کی یا کسی اور مجتہد کی پیچہی لگا رہی اسلئی کہ اسصورت مین اور سب سی منہ موڑنا اور انکار ہی اور یہ حرام ہی اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ جب ہم کہین کہ مذہب ایک ہی برتنا چاہئی تو یہ کہنا وحی اور رسالت کو ملیامیٹ کرتا ہی کیونکہ جب مذہب ایک ہوا تو امام کا ایک ہونا بہی ضرور ہوا اور اوسپر واجب ہوا کہ وہی جواب دیوی سب مسئلونکا اسلئی کہ دوسرے کی پاس مسئلہ لیجانا حرام ہوگیا تو اب ضرور ہوا کہ وہ امام چوک اور بہول اور سب سے بچا ہو اسلئی کہ اگر وہ بہولا چوکا تو لوگونکو مسئلے پوچہنی مین تنگی پڑی اور ٹہیک بات معلوم نہین ہوئی کیونکہ اور علما کے پاس مسئلی لیجانا حرام ٹہر چکا اور امام بہولا چوکا تو حق مسئلہ معلوم ہوا تو اوسکا رتبہ پیغمبری کے رتبہ سے بہی بڑہ گیا اسلئے کہ تمام پیغمبر ڈگا و اور بہول چوک سی نہین بچی تہے اور یہ امام ایسی چیز ہے کہ اسکو بہول اور ڈگاو بالکل ہی نہین اور یہ بات ہرگز نہین ہو سکتی ہے اور نہین نقلی لیتو نہین سہی ہے جو شیخ کردی اپنے رسالہ مین فرمایا کہ سب صوفیہ کرام کی چال اور نقشبندیہ صوفیہ بزرگوار تو اسمین نرالی مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی حدیثون پر چلنا ہے اور کسی نرالی مذہب کے پیچہی برسنی عالم کی بات مین پہنسنا پاسداری کی سی نہین ہے خاص کے ان صوفیون کے نزدیک تو یہہ بہی نہین اور نہین ہو

بسبب السماع عن الرسول او عن ثقة عن
النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم فلما
كان في باب القياس فكل واحد منهم كان
مجتهدا وكان من اهل الاجتهاد فكان
اجتهاده اولى من التقليد ولاجل
ذلك وقع الخلاف بين الصحابة رضي
الله عنهم وكذلك الخلاف في الفقه
بين الائمة من الفقهاء ثم لا يجب
التعيين لواحد من الصحابة ومن
الائمة بالمذهب ولا الاقتداء به ليكون
فيه الاعراض عن الآخرين ولا انكار

سی ہے جو شیخ عبد الحق دہلوی نے فرمایا ہی تحصیل التعرف میں کہ سب صوفیوں کا مذہب سارے دین کے مسائل میں
سب مجتہدوں کی پیچھے ہے برتاوے کے مسئلوں اور اعتقادی باتوں میں سلف کی انہوں نے خوب صاف کر دیا ہی تمام مسائل
کو اور انکو جدی جدی فصلوں میں اکٹھا کر دیا ہے مگر یہ سب بزرگ چلتے ہوئی بات پر ہیں جو حدیث کے موافق ہو
جب تک کہ اوسکی خلاف میں احتیاط نہو کسی صاف بیان یا قاعدہ یا شمول علم کی بابت سے اور اس بات سے سمجھا جاتا ہی
وہ جو بعضوں نے بیان کیا ہی کہ صوفی لوگ سب مذہبوں کو برتتے ہیں اور مجتہدوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں اور احتیاط اور عزیمت
پر چلتے ہیں اور انہیں میں سے ہی جو ابو شامہ نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں فقہا لوگ کہدیا کئے کہ حدیث اور صحابی
قول و فعل صحابہ کے کتابوں میں لکھنا اور اونکے معنوں اور مسئلوں کی کھود کرید اور اچھی اچھی کتابوں میں جو حدیثوں کی شرحوں
اور باریک باتوں میں کہ اگلے لکھی ہیں انکا دیکھنا حرام ہے بلکہ انہوں نے اسکو قوی دیدیا ہے اور اپنی عمر کو پہلے
لوگوں کی باتوں میں جو اونسے پہلے ہو چکی ہیں بالکل کھو ڈالی اور پیغمبر کی حدیثیں اور صحابیوں کی قول و فعل کی کتابیں
جو وحی کی وقت موجود تھے اور حضرت کی بات سے مشرف ہوئے تھے اور شریعت کی خوبیاں سمجھ گئے سب چھوڑ دیا
سو آخر کو اجتہاد کا رتبہ نہ پایا اور سدا مقلد ہی بنے رہے اور صحابہ بھی ہی جو کہ بعضی بعضی حدیثوں پر واقفیت کی
سے عمل نہیں کیا سو وہ اس سبب سے معاف ہیں کہ اونکی وقت میں حدیثیں بالکل کتابوں میں جمع نہیں تھیں علما
زبانی سیکھتے تھے اور علما جابجا اپنی بستیوں میں بیچ آرہے کہ اب وہ جاری جاتی رہی اور سب خوبیاں
اسیہی کو ہیں کہ لوگ حدیثوں کو کتابوں میں لکھ گئی اور اونکو باب باب بنا گئے اور اونکی قسمیں ٹھہرا گئی اور حدیثوں کی
نکالنی کی راہ آسان کر گئی اور بہتری حدیثوں کا بودا پن اور صحت بیان کر گئی اور راویوں کی کھرے پن کو اور
کھوٹے پن کو اور حدیث کی لو دین کو صاف صاف کہہ گئے اور قرآن کی تفسیریں لکھیں اور حدیث و قرآن کی نکات اور مسائل
میں اور جو جو علوم ان دونوں کے نکالنے میں بہت کتابوں میں اور بنا رسالوں میں سچی اور سمجھدار ذہن طالب علم کی
اور اسیطرح لغت کی تحقیق اور عربی کے فنون بالکل جس جس فنمیں لائق تھا خوب بیان کر گئے اور تحقیق کرنے کی جب اسمیں
تمان آدمی سمجھ اور یاد اور زبان عربی کی پہچان دیا جاوے اگر ہم پہلوں میں کم ہمتی اور ناسپدی سمجھ کی نہو تو پہلے
کی نسبت اجتہاد رتبہ کو پہنچنا زیادہ آسان ہے اور اونہیں میں سے ہی جو امام سیوطی نے کچھ فی فرمایا اسکو حرام ہے کہ سوای
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے بے تحقیق کسی بات کو مانے اور پیروی کرے کہ پہلی کہ بیدلیل نہ کرنی اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم

ومنهم ما قال الشيخ عبد الحق الدهلوي رحمه الله في كتاب تحصيل التعرف في معرفة الفقه والتصوف ومذهبهم اى الصوفية في الاحكام تابع للفقهاء في الفروع والاصول لانهم الذين حرروا الاحكام وينبعونها في الفصول عباراتهم يأخذون منها من المذاهب بما يوافق الحديث كالدين بالاحتياط في خلافه بتنصيص او اجماع او قاعدة او تناول حكم فيلتقطه من المذاهب منها ما عليهم على اتباع المجتهدين مع ما كانوا عليه من المذاهب واتباع الورع

ومنهم ما قال ابو شامة في زماننا الفقهاء من المذاهب وقد حرموا النظر في كتب الحديث والآثار النبوية ومطالعة الكتب المفيدة في فهمها ومعانيها وشرح ما ابهم وافتوا الضعيف وتركوا الاقوال من يتقدم زمانهم من متاخري الفقهاء عن الفكر والنظر في كلام المعصوم واثار الصحابة الذين شهدوا التنزيل صلى الله عليه وعلى آله وسلم المصطفى صلى الله عليه وسلم وتابعوا وفهموا نفائس الشريعة

آخر اللہ من ربکم ومن دونه اولياء فيقبلوا ما انزل اليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه اولياء قليلا ما تذكرون
لعمله تعالى اتبعوا ما انزل اليكم احد غير رسول الله صلى الله عليه وسلم بلا برهان لا يحل لاحد ان ياخذ بقول
ما قال السيوطي هو المعروف الذي هو عنا اكثر المصدرين منهم على تقليد علم بالوقوف وهم من الاسباب المتاخرين وعلوم الفقه اسهل منه قبل ذلك الحفظ والفهم ومعرفة الاجتهاد

مین منع کیا ہی کہ کوئی سوا اللہ ورسول کے کسیکی بات پر چلنے لگے اور اونہین مین سے ہی جو شیخ مجد الدین
فیروزآبادی نے اپنی کتاب مین فرمایا جہان فرمایا ہی کہ اللہ کی رضا جوئی کیمیا ملے مین یوہی ٹیک ہی پہر
کری جو کچھ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صحت کو پہنچی اور خلاف زید وعمر کی کچھ پروا نکری
اور اونہین مین سے ہی جو حضرت محی الدین بن عربی رض نے فتوحات مکیہ مین فرمایا کہ حدیث صحیح پر ہی چلنا چاہیے
پھر اگر وہ آدمی جسکو خدا کی حکم نا نہی جا یئن مقلد ہوا در اسکو حدیث ضعیف حضرت سے ملتی ہوئی ہو اور وہ
حدیث اماموں مین سے کسی امام کی خلاف ہو اور امام کی بات کا پتا قرآن حدیث مین نہ لگے تو حدیث ضعیف پر
چلے اور امام کی بات چھوڑ دے اسلیے کہ ہلکی سے ہلکی حدیث امام کے قول کے برابر ہو گی تو جب کہ وہ حدیث تحقیقین
صحیح ہوا اور اوس حدیث سے وہ شخص گزنہ پھر سکیگا جب حدیث صحیح ہو اور کسی امام کے قول کے خلاف ہو تو کوئی راہ
ہی نہین کہ حضرت کی حدیث سے پھرے بلکہ امام کا مسئلہ چھوڑ دینا چاہی پھر فرمایا کہ کسی امام کی کہی سے آیت یا
صحیح حدیث کا چھوڑنا حرام ہے اور جو شخص ایسا کریگا وہ کیا علم کیا بہکیا اور بہولا اور اللہ کے دین سے باہر ہو گیا
اور اونہین مین سے ہی جو ابن غرس رض نے ہدایہ کی حاشیہ مین ذکر فرمایا کہ جو اور سب اماموں کو چھوڑ کر ایک کے کہے پہ
چلے تو وہ بہولا بہٹکا مورکھ ہی بلکہ کبھی کافر ہو جاتا ہی اوس سے توبہ کرائی جاے پھر
توبہ کری تو خیر توبہ قبول ہی ورنہ گردن مارا جاوے کیونکہ جب اوسنے جی مین ٹہان لیا کہ اور
اماموں کو سب کو چھوڑ کر ایک کی پیچھے لگا رہنا ضرور ہی تو سچ مچ اوسنے اوس امام کو نبی کی رتبہ کا
جانا اور یہ کفر ہی بلکہ سبکو قرآن حدیث پر چلنا چاہیے نہایت کار یہہ ہی کہ جائز کبھی یا
وہب ہی آن پڑے پر کہ جس جس امام کی چاہی بات مانا کری پر کسی زید عمر نرالی کی تقلید
نکرے اور اونہین مین سے ہی جو شیخ عبد الوہاب شعرانی مشارق الانوار قدسیہ مین فرمایا
مینے اپنی کانون اپنی پیر علی بنتیتی رض سے سنا کہ ایک عالم سے فرماتی تھے ای بچہ اس سے بچنا
کہ تو خلاف حدیث صحیح کی جان بوجھکر کسیکی رای پر چلے اور تو کہی کہ یہ میری امام کا مذہب
ہے اسلیے کہ سب امام اپنی مسئلوں مخالف کیلے حدیث سے ناخوشی بیان کر گئے ہین اور تو بھی سمجھ
اوس مسئلہ مین کسی نہ کسی کا پیرو ہو گا پھر تجھے کیا ہو گیا کہ اپنی امام کی اس قول پر نہین چلتا

ومنها ما قال الشيخ مجد الدين فيروزآبادي في كتابه المسمى بسفر السعادة حيث قال في باب عبادة [illegible] صلى الله عليه وآله وسلم [illegible] ومنها ما قال الشيخ محي الدين بن العربي رض في الفتوحات المكية [illegible] فان كان المكلف مقلدا وبلغه حديث ضعيف مسند الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقد عارض قول امام من الائمة او صاحب [illegible] لم يعرف دليل القول فيأخذ بالحديث الضعيف ويترك ذلك القول فان قضاءه ان يكون قد صح ذلك القول ان كان الحديث في نفس الامر ليس بصحيح ولا يعدل عن الحديث واما اذا صح الحديث وعارضه قول الامام او الصاحب فلا سبيل الى العدول عن الحديث ويترك قول ذلك الامام او الصاحب ثم قال ولا يجوز ترك آية او خبر صحيح بقول صاحب او امام ومن يفعل ذلك فقد ضل ضلالا مبينا وخرج عن دين الله ومنها ما قال ابن الغرس في حاشية الهداية من التزم واحدا بعينه دون الآخرين فهو ضال جاهل بل قد يكون كافرا يستتاب فان تاب والا قتل فانه متى اعتقد انه يجب على الناس اتباع واحد بعينه دون الائمة الاخر [illegible] النبي صلى الله عليه وآله وسلم [illegible] على العامي [illegible] ومنها ما قال الشيخ عبد الوهاب الشعراني في مشارق الانوار القدسية سمعت سيدي علي النبتيتي [illegible] يقول لفقيه اياك ان تعمل بالاحاديث التي [illegible] وتقول هذا مذهب امامي فان الائمة قد تبرؤوا من اقوالهم اذا خالفت صريح السنة وانت مقلد لاحدهم بلا شك فما لك لا تقلده في هذا القول

جو تیرا کام دلیل کے موافق ہو جاوی جسطرح تو امام کا مسئلہ پاتی ہی کہ امام کی کوئی دلیل ہوگی اور تجھی اوسکی خبر نہین تا کہ تیرا کام دونون اعتبار سی ٹہکانا ہو یعنی اوپر حدیث پر چلیگا اور دہر امام کی قول پر عمل ہو گا جو کہا ہی کہ خلاف حدیث سی مین راضی نہین اور انہین مین سی ہی جو خدا کی پہچانی والی اسد والی عالم شیخ تاج الدین عثمانی رح لی جامع الفواد مین فرمایا ہی کہ دین نقل سی چلا آتا ہی نری قیاس سی نہین ہی یعنی قرآن اور حدیث اور اجماع اور صحابہ اور بڑی بڑی مجتہد اماموں کی قیاس سی ہی اور جو آدمی سب مجتہدون کی پیچھی چلیگا وہ دنیا اور آخرت مین ثواب پاویگا جبتک حدیث صحیح پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتی نپاوی اور جب حدیث پاوی اوسی پر چلی اور انہین مین سی ہی جو شیخ محمد اسعد حنفی مکی نی اپنی رسالہ شہب محرقہ مین فرمایا ہی مہدویون کی قول کی رد مین جو کہتی ہین کہ مجتہد کی سوا کسیکو حدیث پر چلنا درست نہین ہی جس جگہ کہا ہی کہ مقرر جو حدیثین کہ اونکی صحیح کرنیمین علما نی محنت خرچ نہین کی اونپر چلنا سوا مجتہدون کی حرام ہی اسواسطی کہ اونمین کوئی حدیث قابل عمل ہے اور بعضی عمل کے لائق نہین ہی اور وہ اونکی پرکھہ کو پہنچ نہین سکتی ہی پر جو حدیثین کہ اونکی صحیح کرنیمین علما نی محنت کی اور صحیح بتا گئی اور حدیثون سی اونکو الگ کرگئی وہ حدیثین جب محدثون سی یا محدثون کی مشہور کتابون سی جو دن رات پڑہی پڑہائی جاتی رہتی ہین معلوم ہو جاویں تو اونپر اون پڑہون کو چلنا درست ہی اور اونہین مین سی ہی جو ہدایہ شریفہ مین ہی کہ اگر کسینی پچھنی لگوائی اور جانا کہ اسنی روزہ توڑ ڈالا پھر جان بوجھ کر کچھ کہا لیا تو اوسپر قضا اور کفارہ ہی اسلئی کہ اوسکی سمجھہ کا سہارا شرعی دلیل کی طرف نہین مگر کوئی عالم بتا دیوی کہ تیرا روزہ جاتا رہا اسلئی کہ عالم کا بتانا اوسکی لئی دلیل شرعی ہے اور اگر کسیکو حدیث پہنچی اور اوسنی اوسپر ٹیک کی تو بھی امام محمدؒ کی نزدیک درست ہی اسواسطی کہ حضرت کی حدیث عالم کی بتانی سی گھٹتی نہین اور غایۃ البیان مین ہی کہ سیح نقل کیا ہی حسن ابن زیاد نی امام ابحنیفہ رحمہما اللہ سی

والکفارۃ لان الظن ما استند الی دلیل شرعی الا اذا افتاہ فقیہ بالفساد لان الفتوی دلیل شرعی فی حقہ ولو بلغہ الحدیث فاعتمد فکذلک عند محمد رحمہ اللہ لان قول الرسول لاینزل عن قول المفتی رح غایۃ البیان فقد روی الحسن بن زیاد عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ایضا

انه لا كفارة عليه لانه يجب عليه الاخذ بحديث رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم وفي البحر الرائق وان لم يستفت ولكن بلغه الخبر وهو قوله عليه السلام افطر الحاجم والمحجوم وقوله عليه السلام الغيبة تفطر الصائم ولم يعرف النسخ ولا تأويله فلا كفارة عليه عندهما لان ظاهر الحديث واجب العمل به هذا في العامة وفي الحميدي العامي منسوب الى العامة وهم الجهال و

ہے کہ اوسپر کفارہ نہین کیونکہ اوسکو حدیث پر چلنا فرض ہے اور بحر رائق مین ہے کہ اگر اوسنے کسی عالم سے نہ پوچھا پر حدیث اوسکو پہنچی افطر الحاجم والمحجوم یا الغیبۃ تفطر الصائم اور نہین جانتا کہ منسوخ ہی اور نہ اوسکے پھیر بچار تو اوسپر کفارہ نہین ہمارے ہان کیونکہ حدیث کی ظاہر مطلب پر چلنا فرض ہے یہ عامی کے حق مین ہے اور حمیدی مین ہے کہ عامی عامہ کی نسبت ہی اور عامہ جاہل اور ان پڑہ لوگ مین اور اونہین مین ہے سب علمای اہلسنت وجماعت کا ایکا کہ مجتہد چوکتا ہے اور ٹہیک بہی پہنچتا ہے اور عالمون مین جو اختلاف ہے سب امت محمدی کیلئے رحمت الٰہی ہے اور سچاپن مسئلہ کا چارون اماموہین گہومتا ہے اور سب امام سچا ہی اجتہادی مسائل مین اکیسی مین اور اونہین ہی سے ہی جو فرمایا شیخ نے جسکا چرچا پہیلا ہوا ہے زمین کے کنارو مین بڑے علم اور رتبے اور بڑائی اور آرام کے ساتہہ شاہ ولی اللہ اللہ تعالی اونکی مٹی کو سینچی اور بہشت کو اونکا ٹہکانا بنا دے اپنی رسالہ المقالۃ الوضیتہ فی الوصیتہ والنصیحہ مین کہ پہلی نصیحت میرے مضبوط پکڑے رکہنا قرآن وحدیث کو عقیدون عملنے کی باتون اور برتاوے مین اور سدا دونون کی سوچ بچار مین لگے رہنا اور بلا ناغہ تہوڑا تہوڑا دونون مین سے پڑہتے رہنا اور جو پڑہنے کا زور نہو تو دونون کی کسی ورق کے معانی سننا اور عقیدون رکہنے کی باتون مین سنت وجماعت کا مذہب چہانٹ لینا اور پہلے علمانے جن باتون کی چہیڑ چہاڑ نہین کی اون مسئلون کی بال کی کہال نکالنا اور پوچہہ کچہہ سے منہ موڑنا اور کبہی منطقیون کے شبہون کی طرف ذرہ خیال نہ لگانا اور برتاوے کی مسئلون مین اون محدث عالمون کے پیچہے لگنا جو حدیث وفقہ کو سمیٹے ہون اور ہمیشہ فقہ کے چہوٹے موٹے مسئلونکو قرآن حدیث سے ملانا جو قرآن حدیث کے موافق ہون اونکو مان لینا اور جو مخالف ہون اونکو اوس کہنے والی کی منہ پر مارنا دینداروںکو قیامت تک ہر ایک مسئلہ کو قرآن وحدیث کی نگاہ سے منہ پہیر لینا نہین ہوسکتا اور اون کہٹلے فقیہون کی بات جنہون نے ایک عالم کی پیچہے لگ

بہت کہنا ایسا کہ حدیث کی ٹٹول چھوڑ دی ہے نہ سننا اور اوسکی طرف کان آنکھون سے
نہ دیکھنا اور خدا کی رضامندی اور نزدیکی ڈھونڈھو تو اون سے بھٹکتے رہنا اور اونہین
مین سے ہی جو شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغۃ ۱۲۰ صفحہ مین
بے بناوٹ اور گھٹاو بڑھاو کے فرمایا ہے کہ اونہین دین کی باتین بدل ڈالنے مین
سے ایک تقلید ہے کسی امام یا پیر کی جو چوک سے بچا ہوا نہین ہے کیونکہ نبی کا چوک
سے بچا ہونا ثابت ہو چکا ہے اور حقیقت اس تقلید کی یہ ہے کہ امت محمدی مین کوئی
آدمی اپنی سمجھ سے مسئلے بناوے پھر سب کے سب اوسکے پیچھے چلنے والے ایسا جانین
مانین کہ اوس نے ایسی مسئلے لکھ دیا یا اکثر ٹھیک ہی بتائے مین اسلئے وہ مقلد لوگ صحیح
حدیث کو نہین مانتے ہین اور یہ تقلید وہ نہین ہے جسپر مجتہدان اور سلف صالحین
کا اول سے آخر تک اتفاق ہے کیونکہ اونکا اتفاق تو یہی ہے کہ سب مجتہدون کے پیچھے چلین
اونکے ساتھ یہ جانتے رہین کہ سمجھ سے چوک ہوتی ہے اور ٹھیک بھی کہتا ہے اسکے ساتھ
پیغمبر صاحب کی حدیث کی ہر مسئلہ کی تاکمین لگے اور اسکے ساتھ پکا ارادہ بھی ہو کہ
مسئلہ خلاف امام حدیث معلوم ہوئی تو اوسمین تقلید نہین کرتا اور حدیث پر چلون گا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے جو یہود کو فرمایا ہے
کہ اونہون نے اپنے عالمون اور درویشونکو خدا ٹھہرایا ہے سو وہ لوگ عالمون درویشونکو
پوجتے نہین تھے لیکن جس چیز کو وہ حلال بتا دیتے تھی یہ حلال جان لیتے تھے اور جس
چیز کو حرام کر دیتے تھے حرام جانتے تھی اور اونہین مین سے ہی جو ہمارے آقا علم اور پرکھ
کی خوبی والی ہمارے اگوا شاہ عبد العزیز نے اپنی تفسیر مین جو دہلی کے کسی چھاپہ خانہ
مین چھپی ہے ۴۹۶ صفحہ مین فرمایا ہے فاولئک ہم الخاسرون کے تلے اس آیت سے معلوم
ہوا کہ قرآن حدیث سے پتے لگنے کے بعد کسیکی تقلید نہین چاہیے اسلئے کہ جاننے کے بعد
جاہت پر چلنا ہے اور اونہین مین سے ہی جو اونہون نے ۱۵۶ صفحہ مین وما اللہ تعالے فل

عما تعملون کے بیان مین فرمایا ہے جہان فرمایا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس جملہ کو اللہ تعالی
نے لوگون کے دہمکانے اور ڈرانے کو فرمایا ہو مطلب یہہ کہ اللہ تعالی بے سدہ نہین
ہے جو باتین تم لگے کروگے اور نئی بات دین مین نکالوگے ایک ایک کعبہ کے طرف کو بانٹ لوگے
اور اپنی اپنی طرف پسند کرو گی کی بڑائی اور بڑہ کے بن مین ہر ایک آدمی باتین بنائیگا
جیسا کہ حنفیہ دکہن کے طرف کو پسند کرلین گے اور اونکا امام اوسی کیطرف کھڑا ہوگا اور
سب اترا اترا کر کہین گے کہ ہمارا حضرت ابراہیم والا قبلہ ہے اسلئے کہ آپ تپنانے کی
طرف منہ کرکے کھڑے ہوتے تھے اور شافعی لوگ پچہم کیطرف بہانٹ لین گے اور اونکا
امام پچہم کی طرف کھڑا ہوگا اور اترا اترا کر باتین چہانٹین گے کہ ہم کعبہ کے دروازہ کیطرف
منہ کرتے ہین اور ہمارے قبلہ کا قرآن مین صاف ذکر آیا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اور اسی ڈہب سے شہرون اور بستیون والی اپنی اپنی
طرفون کی بڑائی مین ایسی باتین نکالینگے لیکن یہہ سب باتین شہرون کی بے بنیاد
ہین اور ہمارون کی نزدیک بیان مین لانے کی لائق نہین اللہ کا اوتارا حکم فقط اتنا
ہے کعبہ کیطرف منہ کرو اور مکان پر اور باہر اور ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاو تو اوسکا
انتظام رکہو اور اونہین مین سے ہے جو لوگون نے اپنی تفسیر کے ۱۲۰ صفحہ مین صمٌ بکمٌ
عمیٌ فہم لایعقلون کے بیان مین فرمایا ہے جہان فرمایا ہے کہ اس آیت مین تقلید کی
برائی ہین اور اوسکی دو طرح ہین ایک یہہ مقلد سے پوچہنا چاہئے کہ تو کسکی تقلید
کرتا ہے وہ جسکی تو تقلید کرتا ہے حق ہے یا نہین ہے جو اوسکا حق پر ہونا نہین پہچانتا ہے تو جو
اور ناحق ہونے کے شبہ ہونے پر ہے تو اوسکے پیچہے کیون پڑا ہے اور جو اوس کے حق پر
ہونیکو تو پہچانتا ہے تو بتا کس دلیل سے پہچانتا ہے اگر اور لوگون کے دیکہا دیکہی تو
سے تو وہی بات چل پڑے گی اور اوسمین ایسا اولجہاو پڑے گا کہ سلجہاو ہی نہین
ہوتا اور اگر اپنی عقل سے پہچانتا ہے تو تو اپنی اوس عقل کو مسئلہ حق کے پہچاننے مین

کیون نہین لگاتاہے اور تقلید کے نیچے پن کو اپنے اوپر رچتا بچتا جاتاہے دوسرا طور یہ کہ جسکے تو بھی چلتاہے اگر اوسنے بھی اس مسئلہ کو دیکھا کچھ سمجھا ہے تو تو اور وہ دونو برابر ہوئے او سمین کون خوبی ہے جو تو اوسکی پیچھے لگتاہے اور اگر اوسنے اس مسئلہ کو قرآن حدیث سے جاناہے تو تیری تقلید اوسی جب ہوگی کہ تو بھی اوس مسئلہ کو اوسکی دلیل سے پہچان لی اور جب اوسکی دلیل معلوم ہوئی تقلید کہی گئی گذری ہوئی اور اونہین مین سے ہے جو اونہون نے اپنی تفسیر کے ۵۸۳ صفحہ مین فرمایا ہے جہان فرمایا کہ عالم پر فرض ہے کہ اپنے علم کے موافق چلے اور انپڑھ پر فرض ہے کہ زری اٹکل اور کہا بھالی پر بس نکرے بالیقین عمل کرنیکا ارادہ کرے یعنی علما سے خوب تحقیق کرے کہ اس مسئلہ کا قرآن حدیث و آثار صحابہ مین پتا ہے یا نہین یا آپ علم پڑھے کہ اندھا پا جاتا کہ آنکھین کھل جائین اور اونہین مین سے ہے جو اونہون نے ۲۹۵ صفحہ مین بل ملة ابراہیم حنیفا وما کان من المشرکین کے بیان مین فرمایا سو یہی کہ اونہون نے فرمایا ہے کہ حلال اور حرام جاننے مین اپنے عالمون اور درویشونکو خداکے ساتھ شریک کرتے ہو اور اونکے حلال حرام بتائے ہوئے کو خداکا سا حلال حرام جانتے ہو

اور قرآن و حدیث کے خلاف ہوتے ہوئے اونکی تقلید نہین چھوڑتے ہو اور اونہین مین سے ہے جو اونہون نے ۵۱۵ صفحہ مین فرمایا ہے کہ امام کی بات اچھی اور بھی اور ٹہری بڑی ہے اون باتون سے کہ اونکا گناہ ہونا شرع سے معلوم ہوا اور جو وہ کام خلاف شرع ہو تو امام کا حکم ماننا فرض نہین رہتاہے اسوقت اللہ اور رسول کے قرآن و حدیث مین دیکھے اس وجہ سے کہ اللہ نے اس آیۃ شریفہ مین خود ارشاد فرمایا جسکا محصل یہ ہے کہ خلاف شرع مین کسیکی تابعداری نہین اور دلیل اس حدیث کے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق جسکے معنی آیۃ شریفہ کے سمجھ مین سو رہا یا کو امام کا کہا ماننا جیسے غلام باندی کو میان کا اور بیوی کو خاوند کا اور بچے کو ماں باپ کا

اور سب کمزورونکو اپنے زبردستون سردار اور حاکم اور قاضی اور مفتی اور محتسب کا اسمین ہمیشا
ہوا ہے کہ خلاف شرع بات نہو ہر حالمین نہین ہان پیغمبرون کا حکم ماننا ہر حالمین شرع سے
ثابت ہے اور اونمین بے چوک ہونا مانا ہوا ہے اس لیے کہ سب پیغمبر اپنے چہوٹے حکم پہونچانے کے
سرمین ٹہرے ہین بخلاف ان پانچون فرقون کے جنکا حکم ماننا فرض ہے کہ یہہ سرے سے نہین ہے کہ بغیر
انکے بیچ مین پڑے خدا کی حکمونکو جان ہے نہ سکی تو پیغمبرون کا حکم ماننا اور اونکا دونون
الگ الگ ہین اور اونہین مین سے ہے جو سمودی نے فرمایا کہ جب کسیکو دو مفتی
کوئی مسئلہ بتاوین اور دونون کے بتانی مین جدی جدی دو باتین ہون تو پوچھنے
والی کو اختیار ہے جسپر چاہے چلے اور یہہ بہت کھلی بات ہے اور اونہین مین سے ہے جو عقد الفرید
مین ہے کہ مقلد پر تمام علما کے پیچھے چلنا فرض ہے کسیکی تعیین نہین ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے
نے فرمایا ہے کہ اگر تم نہین جانتے ہو تو یاد والونسے پوچھہ لو اور اسمین تخصیص و تعیین
نہین ہے اور اونہین مین سے ہے جو شرنبلالی نے فرمایا اگر کسینے اپنی جیمین ٹہانی کہ ایک
مذہب پر چلونگا جیسے امام اعظم صاحب یا امام شافعی صاحب تو کیا اوسکو اوسی امام کے
پیچھے سدا لگا رہنا چاہیے جیسے اوسکو سدا اوسیکے پیچھے چلنا ضروری ہے کسی خاص مسئلہ
مین جو عمل کر چکا ہے یہانتک کہ اونہون نے فرمایا کہ کچھہ ضرور نہین ایک کے پیچھے لگا رہنا
اور یہہ بات نہایت ٹہیک ہے اسلیے کہ اوسکی کرنیسے لازم نہین ہو جاتا ہے کیونکہ لازم
وہ ہوتا ہے جسکو خدا رسول لازم بتاوے اور اللہ نے کسی پر لازم نہین کر دیا کہ اماموںمین
سے ایک آدمی کا مذہب ٹہرا لیوے جو اوس کے ساری باتین مانا کرین اور اوسکو چھوڑ دیوے
اور اوسکا لازم جاننا کوئی نذر تو نہین جو اوسکو پورا کرنا ضروری ہے اور اونہین مین سے
ہے جو درمختار کے حاشیہ طوالع الانوار مین ہے کہ ایک مذہب یا امام کے پیچھے لگا رہنے پر
شرع یا عقل کے رو سے پتا نہین لگتا اور اوسکے نہ واجب ہونیکو خوب صاف بیان کیا
ہے اماموںمین سے تو شیخ عز الاسلام نے اور بڑے عالمون مین سے عضد الدین شافعی نے

اور انہین مین سے ہی جو ابن امیر حاج نے شرح تحریر مین بیان کیا ہے کہ پہلی جگہون کے سب علما کا ایکا ہے کہ کسی حاکم اور مفتی کو حلال نہین ہے ایک امام کے نتھی ایسا لگنا کہ سوائے اوس کے اور کیکا مسئلہ بتاوے اور انہین مین سے ہی جو فرمایا ملا فروخ مکی حنفی نے قول سدید مین کہ تو جان رکھہ کہ اللہ نے کسیکو اپنے بندو نمین یہ تکلیف نہین دی اور اس پر کہہ نہین ڈالا کہ نرا حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی بنجاوے بلکہ سب پر فرض کر دیا ہے کہ جو حضرت اللہ کے پاس سے لائے ہین اوس پر ایمان لاوے اور انہین مین سے ہے جو سید یا شا نے فرمایا تحریر کی شرح مین کہ جسکے علم اور پرہیزگاری پر سبکا ایکا ہے یعنی عز الدین بن عبد السلام نے اپنے فتوی مین یہ فتوی دیا ہے کہ ان پر یہہ بات نہین ٹہری کہ جب کسی امام کی کسی بات پر چلے تو سارے مسئلو نمین اوسی امام کے پیچھے چلے اسواسطے کہ سب لوگ صحابہ کے وقت سے اسوقت تک کہ کئی مذہب پہیل پڑے ہین مختلف عالمون سے پوچھتے رہے ہین اور کسی عالم نے اس بات پر انکار نہین کیا اور انہین مین سے ہی جو عبد البر رح نے فرمایا ہے ہمکو تمام امامو نمین سے کسی سے یہ بات نہین پہونچی کہ اونہون نے اپنے ساتہیونکو حکم کیا ہو کہ ایک مذہب پر چل اور دوسرے مذہب کو صحیح مت جان بلکہ سب اماموں ہی سے منقول ہے کہ لوگون سے کہتے تہے کہ جس عالم سے چاہو پوچھو اور عمل کرو اسلئے کہ اللہ کے ہان سب امام ٹہیک رستے پر ہین اور انہین مین سے ہی جو بڑے عالم ملا محب اللہ حنفی مسلم الثبوت مین اور مولوی عبد العلی سب علمون کے دریا نے اوسکی شرح مین اور ملا حبیب اللہ قندہاری اور اکثر اصولیون نے کہا ہے کسی پر کچھہ ضرور نہین مگر اللہ رسول نے ضرور کر دیا کہ کوئی آدمی کسی امام کا مذہب اختیار کر لیوے اور اماموں کو چہوڑ کر ایک کی ساری باتین مانے اور دوسرے چہوڑ دیوے اور مسلم کی شرح مین اتنی بات اور بڑہائی ہے کہ ایک امام کے ساتہہ لگے رہنے کو جو لوگ واجب بتاتے ہین وہ نئی شرع گھڑتی ہین اور انہین مین سے ہی جو ہمارے میان اور آقا بڑے الٰہی عالم خدا کی قطب دین کے جلانیوالے حضرت سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی خدا اونکی روح کو روشنی دے فتوح الغیب کے چہتیسوین مقالہ ۱۲۶ صفحہ مین فرمایا ہے کہ قرآن

والسنة اماما و انظر فيهما بتامل وتدبر ولا تغتر بالقال والقيل واهوس قال الله تعالى ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا كما قال الله تعالى ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم

اور حدیث کو اپنا امام بنالے اور اونمین خوب سوچ بچار کرکے دیکھہ اور اپنی جی کے چاؤ اور
لوگون کی بات چیت مین دہوکا کہا اللہ تعالی نے فرمایا ہے جو تمکو رسول دیوے لیلو اور جس سے
منع کرے چہوڑ دو اور رسول کے خلاف مت کرو کہ اوسپر چلنا چہوڑ کر اپنی نئی نئی کام اور عبادت
نکالو جیسے اللہ تعالی نے ایک بہوک کے حق مین جو سیدہے رستے سے ڈانوا ڈول ہوگیے تہے فرمایا ہے اونہون
نے درویشی نئی نکالی تہی جسکا اوپر نہین ٹہرائی تہی پہر اللہ نے اپنے رسول کے ستہرائی بیان کی
اور اوسکو جہوٹ تہمتون سے پاک بتایا اور فرمایا کہ ہمارا رسول اپنے جی کی چاہت سے بولتا نہین
وہ تو ہماری بتائی ہوئی کہتا ہے خدا کا مطلب یہہ ہے کہ رسول جو تمکو بتاتا ہے ہمارے پاس کی
باتین ہین اور سچ جی کے چاؤ کی باتین نہین ہین تو تم اونکو ضرور مانو پہر فرمایا کہ اگر تمکو خدا کی محبت
ہے تو ہمارے رسول کے ساتہہ لگے رہو اللہ تمکو پیار کریگا سو اللہ نے بتایا کہ اللہ کی محبت اسمین ہے کہ
اوسکے حبیب کی چال کا پیرو اکرو اور اوسیکے ۲۸ صفحہ مین ہے کہ اپنی کرتوت کو قران حدیث سے پرکہو
اگر کرتوت اونمین اچہی ہون تو اونکو بہلے جان اور اگر اونمین برے ہون تو برے مان اسلیے
کہ اونکی بہلا برائی تیری چاہت سے نہو اللہ تعالی نے فرمایا ہے اپنی جانون پر بخلیوہ تمہی
سیدہے راستہ پر چلاویگی اور اونہین مین سے ہی جو خدا کے پہچانے والی شیخ عبد الحق دہلوی
نے تحصیل التعرف مین فرمایا ہے سلف کی چال یہ تہی کہ سب عالمون سے مسائل
پوچہتے تہے اور سب پاس چلے آتے تہے کسی ایک امام کے پیچہے نہین چلتے تہے اور اونمین
سے کہ سب لوگون کو چاہیے کہ قران حدیث اور اجماع پر چلین اور جو پوچہنا ہو سب عالمون سے
پوچہکر عمل کرین پہر ایک شخص کے امام ٹہرانے کی کوئی وجہ نہین اور اونہین مین سے یہ جو
امام غزالی رحمۃ اللہ نے احیاء العلوم مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جسنے اوسکے آگے
پیچہے آنکہ بنائی اور اوسپر پردہ ڈالدیا ہے اسلیے اونکو ٹہیک رستہ سمجہائی نہین دیتا
ہے اور جسنے مین اور اوسکے ڈہونڈنے والی مین چار چیزین آڑ مین ایک مال اور دوسرے
دوسرے آبرو تیسرے کیسکے پیچہے لگ جانا اور چوتہی گناہ اور یہانتک کہ اونہون نے

فرمایا کہ تقلید کی آڑ اور دیوار جب اوٹھے کہ اللہ واسطے ان مذہبوں کی ہٹ دہرمی چھوڑ دی ہو اگر اوسکو
اپنے مذہب کی طرفداری دبالیوی اور اوسکے جیمین کسی دوسرے امام کی بات مانی نہ رہے تو بس وہی اوسکا
اوجہاڑ وا اور اوٹ ہو اور ہو ٹھی کہ اللہ واسطے ہم ہرگز نہیں چاہتے ہیں کہ آپ کوئی ایک مذہب کا تیا دے
اور وہ یقین میں ہے جو شامی نے پہلی جلد کی ۱۴۷ صفحہ میں فرمایا ہے کہ علما اور سیر جس بات پر سب عالموں کا
اتفاق یا اجماع ہو اور وہ نہیں چلنا چاہیے جس کو ہوا ان پڑھ چلتے ہیں تو وہی جان کہ
تقلید کے اندھیرے اور وہم کے بوجہلے میں سے نکال اور قرآن حدیث کی روشنی میں آ جا
تقلید کے مسئلہ میں اپنی کہ یہ حال بڑے جاننے والے بادشاہ کا دین ہے یعنی سب کو نصیب نہیں
اور وہ یقین میں ہے جو نواب الانوار میں ہے کہ سمجھدار عالم کا حال تو یہ ہے کہ اچھا امر کی طرفداری
چھوڑ دیوے اسلیے کہ اوسکو امام نے نہیں کہا کہ جو میں کہوں سب مانو ہو ٹھی کہ امام جانتا تھا کہ
میں چوک سے نہیں بچا ہوں اور وہ یقین میں ہے جو ابن مبارک نے فرمایا ہے لوگ جبھی
بھلائی میں رہینگے جبتک اونمین کوئی حدیث کی تلاش میں لگا رہے سو جب مسئلوں کو حدیث
کے سوا کہیں اور ڈھونڈا تو بس بگڑ ہی جاوینگے پھر اوہوں ہی نے فرمایا ہے کہ یہ بگاڑ اونکا
ہے جو مسئلوں کو اونہوں سے پوچھتے ہیں اور بغیر کسی حدیث کی کوئی کہے چلتے ہیں اور
اور وہ یقین میں ہے جو قرافی نے فرمایا کہ تمام علما کا اتفاق اور اجماع ہے کہ جو مسلمان ہوا اوسکو
اختیار ہے کہ جس عالم کے پیچھے چاہے چلے ایکن کسی کا نہیں اور وہ بھی شیخ کہا کہ صحابہ کا
اجماع ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر و عمر سے مسئلہ پوچھے اوسکو درست ہے کہ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل
یا اور کسی صحابہ سے پوچھے اور اونکا کہا مانے اور اسکا کسی عالم نے انکار کیا اور وہ یقین میں ہے جو شیخ
عز الدین نے فرمایا کہ اچنبہ در اچنبہ کی بات ہے کہ مقلد عالم اپنی امام کی ایسی پوری ڈیل پکڑان
پوچھ کر جسکا کچھ جواب نہیں پھر بھی اوسکے پیچھے چلے جاتے ہیں اور جو قرآن حدیث بتاوے
اوسکو چھوڑ دیتے ہیں اور قرآن حدیث میں طرح طرح کے دور از قیاس حیلے بہانے کرتے ہیں
تا کہ کسی ڈھب سے اپنے امام کا مذہب چھوٹ جاوے اور پھر فرمایا ہے کہ سدا لوگ پوچھ

من اتفق من العلماء من جهة تقييد مذهبه الا انكار على احد من السالكين الا ان ظهر هذه المذاهب ومتعصبها من المقلدين فان احدهم يتبع امامه مع بعد مذهبه عن الادلة مقلدا له فيما قال كانه نبي ارسل وهذا ناي عن الحق وبعد عن الصواب ما يرضى به احد من اولى الالباب ومنها قال الامام الرازي في التفسير الكبير قد شاهدت جماعة من مقلدي الفقهاء قرأت عليهم آيات كثيرة من كتاب الله في بعض المسائل وكانت مذاهبهم بخلاف تلك الآيات فلم يقبلوها ولم يلتفتوا اليها وبقوا ينظرون الي كالمتعجب يعني كيف يمكن العمل بظواهر هذه الآيات مع ان الرواية عن سلفنا وردت على خلافها ولو تاملت حق التامل لوجدت هذا الداء ساريا في عروق الاكثرين من اهل الدنيا ومنها ما قال القاضي في تفسير المظهري ...

ہے اہین سب عالموتین سے جو عالم مل گیا کسی ایکا کا ہمیشہ ونہین تھا اور کسی عالم نے کہا کہ تو
ابنی امام کی مذہب والون پاس جا یہانتک کہ یہہ بہت سی مذہب اور ابنی ابنی مذہب کے
پاسداری کرنیوالی دنیامین پہیل گئے کہ ہرایک ابنی امام کے مذہب مین ایسا چلتا ہے جیسا کہ نبی اللہ
کا پیچہا اونکے پاس آگیا ہے حالانکہ اوسکے امام کا مذہب بیچ ہے اور یہہ بات حق سے دور ہے
اور سراسر خطا ہے کوئی سمجھدار تو اسکو پسند کرتا نہین ہے اور نہ آگے سے کرے اور اونہین مین
سے ہے جو حضرت امام فخر رازی رح نے تفسیر کبیر مین فرمایا ہے کہ مینے ایک الگ مجتہد کے
مقلدون کو دیکہی اور مینے اونپر بعضی بعضی مسئلون مین جو خلاف قران کے ہین آیتین پڑہین
تو اونہون نے ایک نمانے اور مجہہ آنکہین پہاڑ پہاڑ کر جیسے کوئی اجنبی ہو دیکہنے لگی اونکی
غرض یہہ تہی کہ ان آیتون کے ظاہر پر ہم کیسے چل سکتی مین ہمارے بڑون کی نقل تو اسکی
خلاف ہے اور جو تو خوب سمجہے تو اس بیماری کو دنیا دارونکی رگ رگ مین پہیلے پایگا اور اونہین
مین سے ہے جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری مین فرمایا ہے کہ جب کوئی حدیث
صحیح ضد اور منسوخ سے بچی ہوئی حضرت تک پہونچتی ہوئی کسیکو ملی اور حضرت امام اعظم رح نے
مثلاً اوسکے خلاف فرمایا ہو تو اوس حدیث کا اتباع واجب ہے اور اوس شخص کو مذہب کا
جاؤ نہ روک سکیگا اس شرط پر کہ اوس حدیث پر چارون اماموںمین سے کوئی مجتہد چلا بہی ہو
اور اگر وہ شخص حدیث پر نہ چلا تو شرک لازم آئیگا کہ اوسنے امام کی بات کو مانا اور اللہ رسول کی
کی بات جسکی تابعداری فرض ہے نہ مانی اور اونہین مین سے ہے جو کشف الغمہ کے ١١ صفحہ
مین ہے کہ رسول اللہ کی پاک شریعت سبکے واسطے ہے اور کوئی مذہب کسی مذہب سے اچہا
نہین ہے تو جو شخص مقلدون مین سے اپنے امام کی تخصیص کرے تو سمجہو کہ وہ کبیرہ گناہون
کے دروازون مین سے ایک دروازہ مین گہس پڑا اور اونہین مین سے ہے جو مولنا
محمد اسمعیل شہید ومہاجر فی سبیل اللہ رح نے تنویر العینین مین فرمایا ہے ایک شخص کی
تقلید کا واجب ہونا میری سمجہہ مین نہین آتا ہے حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ علی آلہ

فان وجد احد حديثا صحيحا ... عليه وسلم سالما عن المعارض ... على خلافه ... الامام الأعظم ... ومنها ... كشف الغمة صفحه ١١ ... ان الشريعة ... ليس مذهب احد ... ومنها ...

کی حدیثون کیطرف ایماندار رجوع کرسکتا ہی جو صاف صاف امام کے قول کے خلاف بتاتے ہین اور
جو حدیث ملی پر بہی امام کا قول نہ چھوڑے تو اوس شخص مین شرک کا ریل میل ہے اور نہین
مین ہے ہی جو بہجة الاسرار مین خدا کے پیارے سید حضرت عبد القادر رح کے حالات مین لکہا ہے
کہ آپ شافعی اور احمد بن حنبل کے مذہب پر فتوے دیا کرتے تہے کہ یہہ لوگ قیاس کم کرتے ہین
ظاہر ظاہر حدیث بہت برتتے ہین اور اونہین مین سے ہی جو معمولات مظہریہ مین ہے جہان
کہا ہے کہ آپ ہاتہہ سینہ کے برابر باندہتے تہے اور فرمایا کرتے تہے کہ یہہ حدیث زیر ناف کی
حدیث سے بہت بڑہکی اور قوی ہے جو کوئی پوچھے کہ اس صورت مین حنفیہ کے خلاف اور ایک
مذہب سے دوسرے مذہب مین چلا جانا لازم آتا ہے تو مین کہتا ہون کہ بموجب قول امام صاحب
کے کہ آپ نے فرمایا ہے جو حدیث مین ہو وہی میرا مذہب ہے کسی مسئلہ مین چلنے سے خلاف
مذہب نہین لازم آتا ہی بلکہ امام کی عین موافقت ہی چنانچہ آپ نے اس کے جواب مین
ایک خط نہایت عمدہ لکہا ہی جسکو شبہہ ہو وہان دیکہ لے اور اونہین مین سے ہی جو مقامات
مظہریہ مین ہے کہ لوگون نے حضرت مظہر جانجانان رح سے پوچھا کہ اہل حدیث پر چلنے اور ایک
مذہب سے دوسرے مذہب مین چلے جانیکو کیا فرماتے ہین تو آپ نے جواب [illegible]
حدیث پر چلنے کے مسئلہ مین شیخ محمد حیات مدینہ طیبہ کے محدث نے ایک رسالہ لکہا ہی اونکا خلاصہ
فارسی مین لکہا جاتا ہی اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ محمد صلعم تو کہہ دے کہ اگر تم خدا کی محبت رکہتے
تو میری چال پر چلو تمہین اللہ پیار کریگا اور حضرت نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایماندار
نہوگا جبتک اوسکی چاہت میرے لائے کے موافق نہو جاوے یہہ حدیث صحیح ہے کتاب المجتہدین
ابو القاسم اسمعیل بن فضل اصفہانی نے روایت کی ہے اور روضة العلما مین بیان
کیا ہے کہ امام اعظم رح صاحب نے فرمایا ہے کہ جب حدیث صحیح ہو تو وہی میرا مذہب ہے اور میرا
مسئلہ حدیث کے روبرو چھوڑ دو تو جو شخص پرکہہ حدیث کی [illegible]
اور پوری کوشش سے پہچانتا ہو اگر وہ حدیث پر چلے تو امام کے مذہب سے نہیں نکلتا ہے

اور جو حدیث جانکر حدیث پر نچلا تو اوسنے امام کا قول جو فرمایا ہے کہ حدیث ملی تو میرے مسئلہ پر
نہ چلو نہ مانا اور یہہ بات چھپی ہوئی نہین ہے کہ کسی عالم نے ساری حدیثین کبہی نہین پائین
یہ قول امام صاحب کا کہ حدیث کی سامنے میرا مسئلہ چھوڑدو صاف صاف دلیل ہے اسپر کہ سب حدیثین امام
صاحب کو نہین پہنچین بلکہ بعضی نہین ملین اور کسی نہ ملین کہ حضرت کے خلیفون جیسے لوگونکو جو حضرت
کی ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور حضرت کے پاس رہتے تہے بعض بعض حدیثین اونہین بہی نہین ملین جو
لوگ حدیث کو جانتے ہین وہ اسبات کو خوب پہچانتے ہین اور یہہ تو سب پر کہلا ہوا ہے کہ امت محمدی کے
ہر شخص پر حضرت کی پیروی اور اونکی چال ڈھال پر چلنا فرض ہے اور اماموں میں سے کسیکے پیچہے لگا رہنا
ضرور نہین اسیتو انکو اختیار ہے کہ مجتہد دین میں سے جس جس کی چاہین چال پسند کرلین اور یہہ سمجہی کہ انکی پیروی
واجب مخیر ہے اور جو شخص یہہ کہتا ہے کہ حدیث پر چلنا امام کے مذہب سے نکال دیتا ہے وہ شخص اس
دعوے کی کوئی دلیل رکہتا ہو تو پیش کرے اور اونہین باتون میں سے ہے کہ جو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہر مینے حضرت مرتضی علی رض سے عرض کیا کہ مجتہدون کے مذہبون میں آپکو
کونسا مذہب پسند ہے تو آپنے فرمایا کہ ہمین تو کوئی مذہب پسند نہین ہے یا شاید یون فرمایا کہ ہمارے رنگ ڈہنگ
پر نہین ہے اونہون نے بڑا گہٹا دیا ہے اور اونہین باتون میں سے ہے جو حضرت امام غزالی رح نے کیمیا
سعادت میں فرمایا ہے پہلے شرط اللہ کے طالب کو یہہ ہے کہ اوٹ بیچ مین کہودے تاکہ اونمین سے نہو
جنکو خداتعالے نے فرمایا ہے ہمنے اونکے آگے پیچہے دیوار اور آڑ بنادی ہے سو اونپر پردہ ڈالدیا ہے
اسلئے اونکو نہین سوجہتا ہے اور دیوارین اور آڑین چار ہین ایک تو دہن ہے دوسرے آبرو ہے
تیسرے کسیکے پیچہے لگا رہنا امام ہو یا پیر ہو اور چوتہی گناہ اور دوسرے یہانتک کہ بیان کرتے
کرتے فرمایا کہ تقلید ایسی اوٹ ہے کہ جب کسیکا مذہب اختیار کیا اور جیسا مان لیا اور کوئی مسئلہ
اجتہادی سنا اور کسیکی بات کی اوسکی جی مین سمائی نہین رہی تو اللہ کے طالب کو چاہئے کہ ان
سب کو بہول جاوے اور لا الہ الا اللہ کے معنی اپنے جی مین سوچے اور اوسپر یقین کرے اور اوس
کلمہ کا ثبوت آپ ہی مین ڈہونڈہے اور ثبوت اوسکا یہہ ہے کہ اوسکی دل مین کسیکی ایسی جگہ باقی نہ رہے

اُخدا کی سوا اوسکا حکم ملنے اور اوسکی پوجا تیری کرے کیونکہ جس شخص کی جی کا چاو بہاری آسے وہی اوسکا معبود اور خدا ہی جب یہہ بات خوب سمجہہ مین آجاتی ہے تو طالب کو چاہیے کہ اپنی کشود کا اللہ رسول کی بعد ایمین ڈھونڈے ٹٹولے کہ کسیکے اجتہاد مین پہنسے اور اونہین مین سے ہی جو حضرت مولانائے روم رح نے فرمایا ہے کہ اگر ڈہکوسلونپر دینکا مدار ہوتا تو امام فخرالدین رازی دین بہیدی ہوتا عقل کے لکڑی چلانیوالے انکا پانو لکڑیکا ہی لکڑیکا پانو بودا ہوتا ہی اور اونہین مین سی ہے جو حضرت ابوالخیر رح نے فرمایا ہے دو تین اناڑیونکی تقلید نے سو بالوگون کا نام بگاڑ دیا ہے اور اونہین مین سی ہے جو حضرت شیخ سعدی شیرازی رح نے فرمایا ہے دیکہا دیکہی ریا سیمی خدا کی رضامندی کے کام کرنے بہول ہے ٹہنڈک اوس بیٹو کو جو قرآن حدیث سی تحقیق کرکے چلی اور اونہین مین سے ہے جو مقامات مظہریہ مین فرمایا ہے آپ نے لکہا تہا کہ حضرت مجدد رح نے اپنے مکتوبون مین اونگلی اوٹہانا تشہد مین منع لکہا ہی اور تمکو اونکی مذہب کا دعوے ہی پہر کیون مخالفت کرتے ہو عاشق کو معشوق کی چال پیاری ہوتی ہے ہمارے صاحب اہل آپ ذات نہی کہ اوسکی شان سب سے بڑکر ہے قرآن حدیث پر چلنا سب بندو نپر فرض کر دیا ہی اللہ فرماتا ہی کام نہین کسی ایماندار مرد کا عورت جب ٹہرا دے اللہ اور اوسکا رسول کچہہ کام کہ اونکو رہے کچہہ اختیار اپنے کام مین اور پیمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین کہ کوئی تم مین ایماندار نہوگا جبتک اوسکی جی کے چاؤ میرے لائے کے ساتہہ لگو اور حضرت مجدد رض نے جو پورے پورے نائب حضرت کی ہین اپنے طریقہ کے بنا قرآن حدیث کے چلنے پر رکہی ہی اور بہت سے عالمون نے اونگلی اوٹہانیکے مسئلہ مین رسالے لکہے ہین اور اونہین حدیثین اور فقہ حنفیہ کے روایتین بیان کی ہین یہانتک کہ حضرت مجدد رض کی چہوٹی صاحبزادہ حضرت شاہ یحیی صاحب نے بہی اس مسئلہ مین ایک رسالہ لکہا ہے اور اونگلی نہ اوٹہانے مین ایک حدیث بہی نہین ملتی ہے اور حضرت مجدد رض کا اونگلی نہ اوٹہانا اجتہاد کی رو سے ہے اور جو حدیث کا منسوخ ہونا سمجہا تو ہر وہ اجتہاد پر مقدم ہے اور اونگلی اوٹہانیکی سنت ثابت ہونیکے بعد اوسکا چہوڑ دینا اس وجہہ سے کہ حضرت مجدد رض نے نہین اوٹہائے

جہل وحماقت ہی اور اونہین مین سے ہے جو تفسیر احمدی کی ۲۷۹ صفحہ مین ہی کہ جب حدیث یا صحابی کا قول امام صاحب کو نہ پہونچا ہو تو ہم ہی ماتے ہین کہ جب حدیث یا قول صحیح ہونا ثابت ہو جاے تو اوسی پر چلنا چاہئے اور امام صاحب کی قول پر چلنا حرام ہے حدیث یا قول صحابی کی خلاف کو وجہ یہ ہی مگر اس شرط پر کہ کسی مجتہد کی رے اوس حدیث یا قول صحابی کیموافق ہو لیکن ہمارا عمل اوس پر حدیث یا قول صحابی ہی کے وجہ سے ہوگا نہ کہ قول مجتہد کی وجہ سے اور اونہین مین سے ہے جو ناظورہ کے صفحہ ۱۲ مین ابو عمر بن عبد البر فرمایا ہے کہ جس شخص کو کوئی حدیث پہنچی جبتک اوسکے پاس اوسکی تخصیص یا موقوفی کا حکم پہنچے سدا اوسی پر چلنا فرض اور ضروری ہے اور پہر اوسیکی ۹۰ صفحہ مین ہے کہ جب صحابی حدیث کی سامنے دبا ہے تو اور کوئی کس گنتی مین ہے اور پہر اوسیکے ۱۲ صفحہ مین ہے کہ عصام بن یوسف حضرت امام اعظم رح کے اون ساتہیون مین تہے جو اونکی مذہب پر چلتے تہے اور اونکی مدد پر جمتے تہے ہیچ یہ ہے کہ تبکیر ہی وہ اپنی دونو ہاتہونکو رکوع مین جاتے اور سر اوٹہانیکیوقت اوٹہاتے تہے کیونکہ اونکا عمل حدیث ابن عمر پر تہا اور اوسیکی ۱۲ صفحہ مین ہے کہ ہمارے حضرت امام شافعی رح نے فرمایا کہ سب مسلمانونکا ایکا ہو چکا ہے کہ جس شخصکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی حدیث معلوم ہو جاے اوسپر حرام ہے کہ کسیکی کہنے سے اوسی چہوڑ دے اور اونہین مین سے ہے جو مولنا شاہ عبد العزیز رح نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین فرمایا ہی اسکو جاننا چاہئے کہ جسطرح خدا کے سوا کسی کی عبادت کرنے سدا شرک وکفر ہے کسیکا کہا ماننا اور اوسکی پیچہی لگا رہنا جہلکر لگا رہنا ہی کفر ہے اور حکم کسیکے پیچہے لگے رہنے کی یہ معنے ہین کہ اوس شخص کو اللہ کے حکمونکا سر بسر پہونچانے والا جانکر اوس کے پیچہے چلنا اپنی گلیمین ڈال لیوی اور اوسیکے پیچہے لگا رہنا ہے جہان پر ضروری سمجہی اور اللہ تعالی کے خلاف پڑا ہو اوسکی پیروی سے ہاتہ نہ اوٹہاوے یہی سوا خدا کی اورون کی پوجا ہے جسکو اللہ تعالی نے اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم مین بڑا بتایا ہی یعنی اونہون نے اپنے عالمون اور درویشون کو اللہ کے ورے خدا بنا لئے ہین اور مریم کے بیٹی حضرت عیسیٰ کو اونکے سوا اور بزرگون کے قول

بہت ہین اور عقلی دلیلون سے ایک تو یہہ ہے کہ مسئلہ ایک امام یا مذہب کی لکیر پر فقیر رہنا شریعت
محمدی مین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جہوٹی اور نکمّی بات ہے اسواسطے کہ یہہ خلاف اجماع ہے اور جو
بات صحابہ اور ائمہ مجتہدین اور بزرگان دین کے اجماع کے خلاف ہو وہ بات جہوٹی اور نکمی ہے
تو ایک کی لکیر پر فقیر ہونا بہی جہوٹا اور نکمّا ہے پہلی بات کا ثبوت یعنی اجماع کے خلاف ہونا اسواسطے
ہے کہ جس بات پر سبکا اتفاق ہے یعنی مجتہد کبہی چوکتا ہے اور کبہی ٹہیک کہتا ہے ایک کی بات پر ڈٹ جانا
اس قول کے ضد ہے کیونکہ یہہ قول صاف بتاتا ہے کہ مجتہد کے بعضے مسئلے غلط ہو جاوینگے سب ہرگز نہین لیے
جاوینگے اسواسطے کہ مجتہد کی چوک پر چلنا حرام ہے کیسے حرام نہوگا کہ ہم ہمارے پیغمبر صلے نے جو کچھہ فرمایا،
کہ سوا اللہ رسول کے شرع بتانے ہین کسیکی بات مانو اور دوسری بات یعنی اجماع کی خلاف ہو
وہ نکمّی بات ہے صاف اور کہلی ہے کچہہ ثابت کرنیکی حاجت نہین اور دوسری عقلی دلیل یہہ ہے کہ مجتہد
کے اجتہادی مسائل مین چوک کا دہوکا پڑتا ہے اور جس مسئلہ مین چوک کا دہوکا ہے سینہ ٹہوک کر
نہین لئی جاتے اسلئے کہ جب دہوکا آیا ٹہیک ٹہیک بات کا پتا لگایا گیا گذرا ہوا اور تیسری
دلیل عقلی یہہ ہے کہ آپ بتائی شریعت محمدی بہ نسبت ان چارون مذہبون کے انکے نزدیک
کیا ہے کل کہتے ہو یا کلی بتاتے ہو اور دونو صورتون مین تعین مذہب یا تخصیص امام کی گذری
اسلئے کہ اگر شریعت کو کل بتاؤگی تو یہہ چارون مذہب اوسکی جزؤ ہونگے جیسے چارپائی کے چارون
اور ہی ہین تو اب تم ہی کہدو کہ ایک پائے یا ایک پٹی کی چارپائی کیسے بن جاویگی تو ایسی ہی ایک
مذہب یا ایک امام کی برتنے سے پوری شریعت محمدیکا برتاوا کیسے ہو جاویگا تو تعین ضرور نہین ہے
اور اگر تم کہو کہ شریعت محمدی بہ نسبت ان چارون مذہبون کے کلی ہے تو خواہ مخواہ نوع ہی ہوگی
کہ مطلق شریعت جنس ہے اور شریعت عیسوی اور موسوی اور محمدی اوسکے انواع مین اور جب
نوع ٹہری تو بات بگڑی کیونکہ نوع کی افراد و اشخاص تو سب ایک حقیقت کے ہوتے ہین اور یہان
ضدم ضدا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف ہے ایک ہی مسئلہ ایک امام کے نزدیک حلال ہے اور
وہی خاص مسئلہ دوسرے کے ہان حرام ہے تو شریعت محمدی نوع نہ ٹہری اور تعین گئی گذری

واما العقلية فمنها ان وجه التعيين باطل لانه خلاف الاجماع وكلما كان كذلك فهو باطل اما الكبرى فظاهر واما الصغرى فلانه مضاد للقول المجمع عليه وهو ان المجتهد يخطئ ويصيب اذ هذا صريح في ان بعض اقوال المجتهد غلط لا يعمل به فان اخذ المخطي حرام بنص حديث المعصوم صلى الله عليه وسلم ان لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق واما الكبرى فبين ومنها ان اقوال المجتهد تحتمل الخطاء والمحتمل لا يوخذ لانه اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ومنها ان الشريعة المحمدية على صاحبها الف الف تحية وسلام بالنسبة الى المذاهب الاربعة اما كل او كلي مثلا وفي كلا التقديرين يلزم المطلوب لانها ان كانت كلا يلزم عدم التعيين البتة وان كانت كليا يلزم اجتماع المتضادات

کل ہی رہے اور اوسکا حال تو تمہین معلوم ہوہی چکا تو بس کل ہونیکی صورتمین تعیین کیسی ہین
تو وہی ایک پایکی چارپائی ہوجاویگی اور جو تہی یہہ ہے کہ ہم شکل اول بناتے ہین جو تمہاری
ہان اوسکا نتیجہ ایسا صاف ہوتا ہے جیسی ایک چیز آنکہون سی دیکہہ لی پہر اگر کوئی انکار کرے تو
لوگ اوسکو سڑی بتلائین وہ یہہ ہے کہ تعیین مسائل حق حق ثابت ہوچکی ہین وہ سب شریعت محمدی
اور جو شریعت محمدی مین اونپر چلنا سبکو فرض ہے تو اس سے یہہ بات نکلی کہ سارے مسائل جو حق حق ثابت ہوچکے
اونپر چلنا فرض ہے اور پانچوین یہہ ہے کہ آپ کہیے کہ مجتہدسی کسی مسئلہ مین چوک ہوتی ہے یا نہین اگر ہوتی ہے
تعیین گئی گذری ہوئی اور اگر نہین ہوتی تو اجتہاد ہی نہین کیونکہ اجتہاد کی بھول چوک تو ساتہ لگی ہوئی
ہے اور چھٹے یہہ ہے کہ ایک مذہب پوری شریعت محمدی بتاتے ہو یا نہین بتاتے اگر بتاؤ تو پوری شریعت ہے تو فرق
کہ یہہ جو اجماع ہے کہ حق چارو نہین ہے وہ کہان گیا اور اگر کہتے ہو کہ پوری شریعت تو نہین تو تعیین کیسے
کیونکہ مسلمان سے کسی شریعت کا اقرار اور کسیکا انکار نہین ہوسکتا ہے اور ساتوین یہ ہے کہ تعیین بعد حضرت کے
چوتھی جگہ مین نکلی ہے اور ایسی چیز کو دین سمجہنا بڑی بدعت ہے تو تعیین بدعت ہے اور آٹھوین یہ ہے کہ
آپ فرمایئے حنفیونکا اقتدا شافعیونکے ساتہہ یا بالعکس درست ہے یا نہین اگر درست فرماتے ہو تو تعیین کہان گئی اور جو
درست نہین فرماتے ہو تو خلاف اجماع ہے اور نوین یہ ہے کہ تعیین باطل اور جہوٹی ہوتی تو کچھہ خرابی نہ پڑتی
لیکن تعیین سے خرابی پڑگئی کیونکہ وہ یہہ چاہتی ہے کہ وہ امام معصوم اور بی چوک ہے تو تعیین باطل ہوئی
اسلئے کہ جس سے اعتقاد بگڑا وہ بڑی چیز ہے پہلی بات یون ثابت ہوتی ہے کہ نبیونکی سوا اور ونکو بی چوک
جاننا پڑتا ہے اور پہلی بات کا ثابت کرنا کچھہ ضروری نہین سب جانتے ہین کہ سوا نبیونکی اور ونکو بی چوک
جاننا کفر ہے اور دسوین یہہ ہے کہ سب مومنین آپ حق کو برابر جانتے ہین یا نہین جانتے اگر کہیے سب برابر
حق ہے تو تعیین کیسی اور اگر فرمائیے کہ سب یکسی حق نہین تو خلاف اجماع ہے اور اجماع کی خلاف اعتقاد
کرنا کفر ٹہر چکا ہے اور گیارہوین یہہ ہے کہ تعیین کو واجب بتانا ضرور شرک ہے اللہ کے ساتہہ یا رسول کے ساتہہ
اسلئے کہ تعیین مین تو جو نکتے تون وہی بات ہے جسکی خدا نے برائی بیان کی ہے یہود کے کرتوتونکو
کہ اونہون نے اپنی عالمون اور درویشونکو خدا کو چہوڑ خدا بنا لیا اور جو ویسی ہو وہ شرک ہے تو تعیین بہی

شرک ہی کیونکہ اسمین یہی تو ہوتا ہی کہ سوا اللہ کے کسی کی بڑائی کی اور جو کہ بڑی جو کام سب چھپے جاتے ہی
جب اوسکو فرض بتا چکی تو کیسے نہ چھپلین اور بارہوین یہ ہے کہ تقلید کرنیکو واجب بتانا دہٹائی ہی کہ اللہ حرام
بتائی بات پر اور اللہ کے حرام بتائی پر اڑنا اور دہٹائی حرام ہی تو تقلید بھی حرام ہے اسلئے کہ گناہ کو حلال
بتانا یہ جب واجب کہنا کفر ہے تو تقلید بھی ایسی ہی ہی اور تیرہوین یہ ہے کہ تقلید تو پھوٹ ہی اور پھوٹ
اور تفرقہ ہونیکو خدا نے منع فرمایا ہی اللہ کی رسیکو سب ملکے اکٹھے ہو کر مضبوط پکڑو اور تتر بتر مت ہو سو تقلید
بھی ایسی ہی ہی اور چودہوین یہ ہے کہ تقلید مین رحمت سے بہاگنا پڑتا ہی کیونکہ اسپر اجماع ہو چکا ہے کہ
علما کا اختلاف امت محمدیکو رحمت الہی اور آرام اور چین ہی اور رحمت سے بہاگنا تو آپ جانتے ہین کیسا ہے ایماندار
خدا کی رحمت ڈہونڈتے ہین اور تقلید مین ٹکرا دیکے بہاگنا پڑتا ہی اور پندرہوین یہ ہے کہ بعد اسکے کہ
حدیث شریف کی کتابین جمع ہو چکے ہرگز نہین ہو سکتا ہی کہ کوئی مذہب خاص ان چارون مین سی پوری
پوری شریعت محمدی ہو جسپر چلنا سب مسلمانون پر فرض ہو اسلئے کہ اسمین یہ خرابی ہے کہ اوس مذہب کے سوا
جو تینون مذہب رہ گئے ہین چاہیے وہ اگلے ہون چاہے پچھلے ہون عالم ہون یا نیک یا بڑی بڑی اولیا اللہ
ہون سبکو یہی کہنا پڑیگا کہ وہ شریعت پر نہ چلے کیونکہ شریعت تو نرا اک مذہب ٹھہر چکا ہے اور جب وہ
شریعت محمدی پر نہین چلے تو اب فرمائیے کہ وہ مسلمان تھے یا نہین مسلمان تو کسطرح کہسکو گی کہ اونہون نے
شریعت محمدی سے کچھ نہین تو نعوذ باللہ کافر ٹہرے اور یہہ خرابی تقلید سے پیدا ہوئی تو باطل ٹھہری اور
یہہ بھی نہین ہو سکتا ہی کہ ہمین تو معلوم نہین کہ کونسا شریعت محمدی ہے پر ان چارون مین سے
کوئی نہ کوئی ایک شریعت ہی تو اسمین یہ خرابی ہے کہ سبکے سب کی کرائی گئی گذری ہوئی
جاتی ہے کیونکہ جب معلوم ہی نہین کہ حق کونسا ہے تو عمل مین کیا ڈہول اڑائینگی اسلئے کہ نیک کام
کرنا جب ہوتا ہے کہ معلوم ہو کہ یہ کام شریعت کا اچھا ہے اور فلانا کام برا ہے اور یہہ تو معلوم
ہے نہین تو کرنی کی طرف سے خیر صلا ہوئی اور نہ یون کہ سکتے کہ دو دو باتین خاص شریعت محمدی
مین کیونکہ اون دو کے سوا جو دو اور رہ گئے ہین اونکو آپ ویسا ہی بتا چکی جیسے ایک کے سوا اون تینوں کو
کہہ چکے اور نہ یون کہہ سکتی ہین کہ ان چارون مین سے دو کو یا تین کو کوئی شریعت محمدی کہے

التعيين انما هو اصلاح الله تعالى على ما منعه الله على المنع ... بل ... المعصية ... فكيف يجوز ... النفي ... تعالى ... جميعا ولا تفرقوا ... ومنها انه يحرم من الرحمة والفرار من الرحمة بعد اجماع الامة ... ان الاختلاف رحمة ... ومنها انه بعد تدوين كتب الحديث لا يجوز ان يكون مذهب واحد بعينه من المذاهب الاربعة متابعة واجبة الاتباع محمدية كاملة بعد المذاهب الثلاثة للزوم استحالة القول بعدم اهتداء كل من تابعي ومتبوعي مذاهب و الباقية من العلماء والصلحاء والاولياء ولا الاربعة للزوم استحالة القول بعدم اهتداء اجمعين من العالمين واجلة

الكاملين والاتقياء العلم بحقيقة العمل بل تقليد المحققين وهو ... اذ العمل بالشيء فرع العلم بحقيقته ولا ... اثنين بعينهما ولا الكل ... او ثلاثة ثلاثة بعينها ولا ... ولا ان يكون كل واحد من المذاهب الاربعة شريعة محمدية مستقلة كاملة

کیونکہ حق معلوم نہین تو کریا کرم ہوچکا اور نہ یون کہہ سکتی ہین کہ چارون جدے جدے پوری شریعت محمدی مین ہین اسلئے کہ چارون آپسمین ایک دوسرے کے مخالف مین کہ کسطرح کے راہ نہ نیکی نہ بدی ایک امام ایک چیز کو حرام بتاتا ہے دوسرا اوسی چیز کو حلال بتاتا ہے تو جب یہی شریعت محمدی ٹہرا اور وہ بہی شریعت محمدی ٹہرا تو نعوذ باللہ شریعت کیا ہوئی کہیل تماشا ہوا اور جب یہ سب صورتین نکمی اور جہوٹی ٹہر چکین تو ایک صورت یہ باقی رہی ہے کہ چارون کو ملا جلا کر سبکے حق حق مسئلے جو قرآن حدیث کیموافق ہون شریعت محمدی مین اونکو لیوین اور اونپر عمل کرین تو تقلید کا جوا ترک کیا گذرا ہوا اور جب بتانا تو نہایت بودا اور بکریکا جالا ہے اوسکا تانا ہی نہین لگتا اور جو ہمارا مطلب قرآن حدیث اور اجماع اولین و آخرین کیموافق تہا ثابت ہو گیا اور اس بات کو ہمنی یقیناً جانلی اور بلکہ ٹہیک ٹہیک خدا کی دکہائی چیز کیطرح پہچان لی آپ فرد سوچیگا اور بنا و کبہی اور حق بات مانئی کیونکہ حق پر تو ضرور ہی چلنا چاہیئے کیونکہ جب مجموع چارون کا شریعت محمدی ٹہر چکا اور یہ سب عالم لوگ اور جاہل لوگ جانتے ہین سٹرونکا ذکر نہین کہ کوئی کل کیون نہو وہ کل جب ہی ٹہر گیا کہ اوسکی سارے اجزا ہی اکٹھے ہون تو جو لوگ تعیین کو واجب بتاتے ہین بڑی نامراد ہین اور اللہ رسول کے توٹہی ہی مین جا پڑے ہین اور کہو گئی جنکو شیطان نے بہکا لیا ہو گئے تو کہلی اور بڑی ہوئی بات ہے کہ جب ایک جز شریعت پر چلنا واجب ٹہرا دیا تو اونہون نے اور تین کے اوپر چلنا حرام کر دیا کیونکہ کسی پر واجب کہے تو اوسکی یہ معنی ہین کہ اسکی ضد و نقیض کو مرتبا حرام ہے مثلاً جب ہم یہ کہین کہ نماز پڑہنا واجب ہے تو اسکی یہی معنی ہین کہ نہ پڑہنا نماز کا حرام ہے پہر جب کہا کہ ایک چیز پر چلنا واجب ہے تو یہی مطلب ٹہریگا کہ اور تینو پر چلنا حرام ہے اسلئے کہ جب ایک چیز حق ہے تو دوسرے اوسکی ضد ناحق ہی ہوگی اور جب ایک چیز حرام ٹہری تو اسکی ضد حلال ہی ہوگی اور یہی حق ہے یاد رکہیئے نہ لگی یہ اکو اللہ گمراہی بہکا دیگا اللہ تعالے نے فرمایا تو نی اوسکو دیکہا جسنے اپنی جیکی چاو کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور اللہ نے فرمایا کہ اون لوگونکی کہاوت جنکو توراۃ دی گئی پہر وہ اوسپر نچلی گدہی کیسی ہے جسپر بہت سی کتابین لدی ہون وہ بہت برے لوگ ہین جنہوں نے خدا کی آیتونکو نہ مانا اور اللہ ظالمونکو

فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد وما علینا الا البلاغ المبین واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وطریق متین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ الطیبین الطاہرین اجمعین آمین آمین

راہ بہلین لگاتا ہی انکی یاد کرو گے جو میں تم سے کہتا ہون اور میں اپنا کام خدا کو سونپتا ہون وہ اپنے سب بندون کو دیکھتا ہی اور ہمارا ذمہ تو کہلا کہلا پہونچا دینا ہی ہے اور اللہ جسکو چاہے سیدی ڈگر لگا دی اور انکو رستے پر چلا دی اور پچھلی پکار میری یہہ ہے کہ سب خوبیان جہان کے پالنے والے کو زیبا ہین اور پوری پوری رحمت اور سلام کا اوتار حضرت پیغمبر صاحب پر ہو جو سب پیغمبرون کے اگوا ہین اور انکی اہلبیت پر اور ساری دنیا ساتہیون اور تمام دیندار امامون پر جو ٹہیک رستے پر لگی ہوئے تہے سبکے سب پر اے اللہ پسند کرے ای اللہ لے ای اللہ یون ہی ہو

تمام شد

الحق لا یتجاوز عما فی ہذہ الرسالہ فماذا بعد الحق الا الضلال واللہ اعلم بالصواب [illegible] والیہ المرجع والمآب

محمد نذیر حسین

محمد عبد الحلیم

محمد یعقوب [illegible]

ہذہ الرسالۃ صحیحۃ محمد عبید [illegible]

محمد عبد الحمید

[illegible] شرف الدین [illegible]

سید احمد حسن

عبد الحمید

ہذہ الرسالۃ صحیحۃ

محمد عبد الرحمن خان محمدی [illegible]

ہذا ہو الحق الصریح وخلافہ حرام قبیح

بہ طفیل نبی الہی بخش

لا دلیل علی التقلید الشخصی من العقل و النقل بل انما ہو عند العلم بالدلیل الشرعی فی الرسالۃ

حافظ احمد حسین

محمد حمید علی

ماشاء اللہ جزاہ کیا خوب تحریر دلپذیر و تقریر بے نظیر ہے کہ ہر صغیر و کبیر کو سمجھنے کے لائق ہے

محمد [illegible] ہذا ہو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال

حسبنا اللہ حفیظ اللہ

محمد ابو الحسن عفا اللہ عنہ مرشد آبادی —

محمد ضیاء الدین توفیقی محمد عبد العظیم آبادی بہاری — اصاب المولوی [illegible]

الحق فیما کتبہ ولی محمد ساکن ضلع ہوشیارپور — ہذا الکتاب مصیب الحق [illegible]

محمد اسحاق عفا اللہ عنہ ساکن ضلع ہزارہ — ہذا الکتاب لا ریب فیہ [illegible]

وقد جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا محمد اسحاق عفی عنہ

اس رسالہ میں فقط اتنی تعلیمیں کرادی گئیں ہیں وما علینا الا البلاغ المبین ۱۲ عبد الغفور

لا یخفی ما فیہ من الحق فی ہذا الکتاب عند اولی الالباب محمد عبد الصمد حفظہ اللہ الاحد ملطفہ المؤید
قد سمعت ہذہ الرسالۃ من اولہا الی آخرہا فوجدتہا صحیحۃ من الدلائل والبراہین واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب محمد خدا بخش محمد وزیر ضلع اعظم گڈھی - الجواب صحیح
محمد صدیق —

الحمد للہ اطلعت علی ما حررہ مولف ہذہ الرسالۃ المفیدۃ وما اورد فیہا من الدلائل و البراہین
السدیدۃ فرایتہ قد افاد واجاد وارشد الخلق العباد الی السداد واللہ ولی الرشاد
حررہ بقلمہ عجلاً واملاہ بفمہ خجلاً العبد المسکین **زین العابدین** قاضی حال بلدہ
بہوپال اصلح اللہ الاعمال — نعم اذا کان تعلیق المذہب بحیث لا یترک قول الامام
ثبوت الحدیث فہذا التقلید باطل لا شک فی بطلانہ فان اطاعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم واجبۃ فی جمیع الاحکام **عبد العزیز** بن غلام احمد لکھنوی غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ
بعد الحمد لاہلہ والصلوۃ علی اہلہا ان اللہ امرنا باتباعہ واتباع رسولہ وما کلفنا ان نتخذ
من دون اللہ اربابا واحبارا کالنور ادر سابا — وارشدنا عند الجہل عن الادلۃ ان نسأل
اہل الذکر ان کنا لم نعلم وقد بین المولف شکر اللہ تعالی سعیہ ہذا الحق الصریح واظہر ما ہو التحقیق
جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدین والدنیا - آمین یا رب العالمین **نور الدین** عفا اللہ
متوطن بہیرہ پنجاب —

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد ارباب
دانش پر مخفی نہ رہے کہ یہ رسالہ مفید خواص وعام مسمی برد التقلید بالکتاب المجید تیرہ مہر